REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۳ — شمارہ ۲۵ و ۲۶

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۰/۲۷ رمضان ۱۴۰۴ھ — ۲۱/۲۸ احسان ۱۳۶۳ہش — ۲۱/۲۸ جون ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے موصولہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

"حضور پُرنور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور جماعتی کاموں میں مصروف ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، تائید و نصرت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۷ر احسان (جون)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت عرصہ سے بہت زیادہ کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — حضرت بیگم صاحبہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ بھی تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ احباب اُن کی کامل صحت کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● — محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

افسوس! محترمہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۵ر احسان (جون) — انتہائی رنج اور گہرے دلی دُکھ کے ساتھ قارئین بدر تک یہ افسوسناک اطلاع پہنچائی جارہی ہے کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ خلف حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان ربوہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا بتاریخ ۱۵ر ماہ احسان (جون) ۱۳۶۳ہش/۱۹۸۴ء کی شب نو بج کر پانچ منٹ پر اس دارِ فانی سے کوچ کرکے عالمِ جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ مرحومہ محترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی اور حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی بہو تھیں۔ آپ کے والد بزرگوار اور شوہر محترم کی عظیم اور جلیل القدر خدمات تاریخ احمدیت میں ہمیشہ نمایاں حیثیت کی حامل رہیں گی۔ خود حضرت سیدہ مرحومہ اپنے گھر سے دینی علم، بلند اخلاق، ہمہ گیر شفقت و محبت، غربا پروری اور خدامِ سلسلہ کی دلداری خصوصاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکزِ سلسلہ میں آنے والے مہمانوں کی خاطر خواہ مہمان نوازی وغیرہ اوصافِ حمیدہ کے باعث بیحد محبوب، قیمتی اور بزرگ وجود تھیں۔ درویشانِ قادیان سے دلی ہمدردی اور اُن کی خبرگیری کے تعلق سے یہ امتیاز آپ ہی کو حاصل تھا کہ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے اندوہناک سانحۂ ارتحال کے بعد اوّلاً آپ کے شوہر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ اور پھر آپ کے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم یکے بعد دیگرے نظارت خدمتِ درویشان کے ناظر مقرر ہوئے۔ اب بھی آپ ہی کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مدظلہ العالی عظیم تر ذمہ داریوں کے حامل اِس اہم عہدہ پر فائز ہیں۔ خود حضرت سیدہ مرحومہ کا یہ معمول تھا کہ قادیان سے ربوہ جانے والی احمدی خواتین اور

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش/۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش/۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اِس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں
اور
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا
سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶-۲۷ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ و ۲۸ احسان ۱۳۶۳ ہش

بُنیادی اِنسانی حقوق کا بے دریغ اِستحصال

کسی بھی شخص کا مذہب اور عقیدہ چونکہ اُس کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے اس لئے شرعی، قانونی اور اخلاقی اعتبار سے ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس مذہب اور عقیدہ کو چاہے اختیار کرے اور جس کو چاہے ترک کر دے۔ البتہ کسی اور کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ اپنی مرضی اور عقل کے مطابق دوسرے کے مذہب کی تعیین اور تشریح کرے یا اس پر کوئی قدغن لگائے۔

اسلام چونکہ حُریتِ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا علم بردار ہے اس لئے جہاں اُس نے ارشادِ قرآنی لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ: ۲۵۷) کے ذریعہ دین کے معاملہ میں جبر و تشدد کو صریحاً ناجائز قرار دیا ہے وہاں اسلامی معاشرے میں اس سُنہری اُصول کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے یہ تلقین بھی فرمائی ہے کہ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء: ۹۵) یعنی جو شخص تمہارے سامنے اپنے اسلام کا اظہار کرے اُس کے مسلمان ہونے کا انکار مت کرو۔

حُریتِ ضمیر اور آزادیٔ فکر و مذہب پر مبنی اسلام کے پیش کردہ اس رہنما اُصول کی بازگشت پہلی مرتبہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۹ء کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں سُنی گئی۔ جس میں بُنیادی انسانی حقوق کا بین الاقوامی منشور تیار کر کے ہر مہذب مُلک کو بلا امتیاز رنگ و نسل اور قوم و مذہب اپنے تمام شہریوں کے یہ بُنیادی حقوق بھی تسلیم کرنے کا پابند کیا گیا کہ :-

"قانون کے رُوبرو تمام انسان برابر ہیں۔ اور بغیر کسی تفریق و امتیاز کے قانون کے تحت محفوظ رہنے کے حقدار ہیں۔ ان کی حفاظت ہر اُس تحریک یا استیصال سے کی جائے جس کا مقصد ان کے خلاف امتیاز یا تفریق کرنا ہو۔" (آرٹیکل VII)

"ہر ایک کو خیال، ضمیر اور دین کی آزادی ہے۔ اس حق میں مذہب اور اعتقاد کو تبدیل کرنے کی آزادی کا حق بھی شامل ہے۔ اور ہر ایک کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ خواہ اکیلے یا کسی جماعت کے ہمراہ پبلک میں یا علیحدگی میں اپنے مذہب یا عقیدہ کا، پڑھانے، عمل کرنے یا عبادت کرنے کے ذریعہ برملا اظہار کرے۔" (آرٹیکل VIII IX)

بنیادی انسانی حقوق کے عالمگیر منشور میں دئیے گئے اِن تحفظات کی رُو سے اقوامِ متحدہ کے تمام رُکن ممالک آزادیٔ ضمیر اور حُریتِ فکر و مذہب پر مبنی انسان کے ان بنیادی حقوق کی حفاظت اور اُن پر عملدرآمد کے اُسی طرح پابند ہیں جس طرح وہ اس منشور کی دوسری تمام جزئیات کا احترام کرنے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے پابند ہیں۔ اور چونکہ پاکستان بھی ہمیشہ سے اس بین الاقوامی تنظیم کا رُکن رہا ہے اس لئے اس کے لئے بھی حقوقِ انسانی کے اِس عالمگیر چارٹر کی پابندی لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برِّصغیر ہند و پاک کی تقسیم کے معاً بعد ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بانیٔ پاکستان مسٹر محمد علی جناح کو واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کرنا پڑا کہ :-

"تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو، خواہ ماضی میں اس کا تعلق تمہارے ساتھ کیسا ہی رہا ہو، خواہ اس کا رنگ، اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو، اوّل، دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے۔ جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں ...... تم آزاد ہو۔ اس مملکتِ پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو۔ اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے سے آزاد ہو۔ تمہارا مذہب، تمہاری ذات، تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو، کاروبارِ مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت فساداتِ پنجاب ۱۹۵۳ء)

آج پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے قریباً ۳۷ سال کا عرصہ ہونے کو آیا ہے۔ اس اثناء میں چونکہ وہاں کوئی مُستحکم اور دیرپا حکومت قائم نہیں ہوئی بلکہ جو شخص بھی برسرِ اقتدار آیا اُس نے ملکی اور قومی مفادات سے قطع نظر صرف اپنی زمامِ اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے ملک میں نیا آئین نافذ کرنے کی کوشش کی۔ نتیجۃً گو پاکستان میں اب تک یکے بعد دیگرے تین آئین نافذ ہو چکے ہیں۔ تاہم ہر آئین میں حُریتِ ضمیر اور آزادیٔ مذہب پر مبنی قرآن حکیم کے پیش کردہ رہنما اُصول، اقوامِ متحدہ کے مُہیا کردہ آئینی تحفظات بلکہ خود بانیٔ پاکستان کی متذکرہ بالا تصریحات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مُلک کے ہر شہری کے تمام بُنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے اور اُن سے متعلق مستقل نوعیت کی حامل یہ شرط بھی عائد کی گئی ہے کہ ایسا ہر قانون، رواج یا دستور جو انسان کے ان بنیادی حقوق کے منافی ہو کالعدم اور باطل ہوگا۔ کوئی بھی برسرِ اقتدار حکومت کسی بھی مرحلہ پر ایسا کوئی قانون نہیں بنا سکتی جس سے بُنیادی انسانی حقوق پامال ہوں یا اُن میں کمی واقع ہو سکے، ایسا ہر قانون اس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم سمجھا جائے گا۔ (ملاحظہ ہو آرٹیکل ۱۵/۹۸ آئین ۱۹۵۶ء - آرٹیکل ۶ آئین ۱۹۶۲ء - آرٹیکل ۸ آئین ۱۹۷۳ء)

آئین میں موجود مستقل اور کبھی معطل نہ ہو سکنے والی اِن دفعات کی رُو سے وزیرِ اعظم بھٹو کے دورِ حکومت میں جماعتِ احمدیہ سے متعلق ۱۹۷۳ء کے آئین میں کی گئی وہ رُسوائے زمانہ ترمیم جس کے ذریعہ مُلک کے پچاس لاکھ سے زائد کلمہ گو احمدی مسلمانوں کو اُن کے عقیدہ کے برخلاف غیر مُسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور موجودہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے جاری کردہ حالیہ آرڈیننس جس کے ذریعہ پھر اسی پُر امن اور مُلکی آئین کی وفادار مذہبی جماعت کے افراد پر اپنے آپ کو مُسلمان کہنے، اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ کرنے، اذان دینے، اپنی مساجد کو مساجد کہنے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ دونوں اقدامات نہ صرف قرآن حکیم کی مقدس تعلیمات اور بانیٔ پاکستان کی واضح تصریحات کے منافی ہیں بلکہ بُنیادی انسانی حقوق کا انتہائی بے دردی کے ساتھ استحصال کرنے کے باعث خود آئینِ پاکستان کی رُو سے بذاتِ خود باطل اور کالعدم قرار پاتے ہیں۔

مُلکی آئین کا احترام اس کے ہر شہری پر واجب ہُوا کرتا ہے۔ مگر افسوس دار یہ بھی کہ پاکستانی حکمرانوں کے ہاتھوں اپنے ہی آئین کی اِس درجہ خلاف ورزی اور پامالی کی مثال انسانی تاریخ میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ اقتدار کے نشہ میں چُور اِن حکمرانوں کو اپنے اس قومی جُرم کا احساس شاید آج نہ ہو سکے اور اگر ہو بھی تو شاید وہ اپنے وسیع اختیارات کے زعم میں اس کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تاہم مستقبل کا مؤرخ ان کے اس کردار کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

خورشید احمد انور

حضورِ حق تعالیٰ

تری شان ظاہر ہے کون و مکاں میں — ستائش ہے دن رات ہر گُلستاں میں
تری ہی رضا کی ہمیں جستجو ہے — نہیں دھیان دُنیا کے سُود و زیاں میں
مگر فکر رہتی ہے مصروف ہر دم — صلاح و ثبات اور امن و اماں میں
شکایت نہیں ہے نہ شکوہ ہے کوئی — تری حضرتِ مشفق و مہرباں میں
کہ ظلم و ستم ہے ہمیشہ جہاں میں — پرکھتا ہے پیاروں کو ہی امتحاں میں
کئی بار ہم کامراں ہو چکے ہیں — اسی عشق و اُلفت کے سرِّ نہاں میں

متاعِ دل و جاں جو تیری عطا ہے
لُٹی ہے ترے عشق کی داستاں میں

ترے پاک بندے، شرافت کے پُتلے — پھنسے ہیں وہاں اژدہا کے دہاں میں
وہ جیتے ہیں اللہُ اکبر کے دم سے — مگر اس کا ہَوَّا - صدائے اذاں میں
بھروسہ فقط اُس کو تیر و کماں پر — سکوں، نیم شب، اپنا آہ و فغاں میں
فلاحِ نوعِ انساں کی مقصود اپنا — یہی ہے خطا اپنی، اُس کے گماں میں
مزاج ابنِ آدم کا بگڑا ہے اتنا — کہ سہمے ہوئے ہیں مکیں ہر مکاں میں
ترے پاس آنے کی اے شان والے — سکت کیا ہے اِس عاجز و ناتواں میں

تو خُود ہی ٹہلتا ٹہلتا چلا آ!
ملائک کے زُمرے میں کرّوبیاں میں

نظامِ جہاں کو ذرا درست فرما — کہ تیرے یہ بندے ہوں امن و اماں میں
عبادت سے شوقیں یہی ہیں زمیں پر! — اِنہی کا ہے رشتہ قوی آسماں میں
امامِ زماں کا تو خُود نگہباں ہو — مؤید ہمیشہ ہو، ہر اِک بیاں میں
الٰہی انہیں کامرانی عطا کر — اِمامت کے ہر ایک بارِ گراں میں
وہ ہیں عاشق حضرتِ شاہِ بطحیٰ — اُنہی سے ہے اسلام زندہ جہاں میں
خطا کار ہے خاکِ پا، یا الٰہی — چھپا لے اُسے رحمتِ بیکراں میں
حقائق کے لکھنے کی توفیق دیدے — صداقت کا چشمہ ہو قلب و جناں میں

محبت کے آنسو بنیں روشنائی
اثر ہو، الٰہی، قلم کی زباں میں

محتاجِ دُعا:- خاکسار عبد الرحیم راٹھور

نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکاؤ، ہمارے صبر کو تمہاری آگ جلا نہیں سکے گی

مَیں اپنے نفرت کرنے والوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے تمہیں ہمیشہ امن نصیب ہوگا!

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں کوئی خوف نہیں، ہمیں خدا نے امن کی ضمانت دی ہے

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کو جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ کا افتتاح کرتے ہوئے جو روح پرور خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے :۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :۔

"وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝"

(البروج : آیت ۹ تا ۱۷)

اور پھر فرمایا :۔

موجودہ دور کے انسان کی خوش نصیبی اور بد نصیبی :

"یہ دور جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس دور کا انسان بڑا ہی بد قسمت ہے بعض لحاظ سے، اور بعض لحاظ سے خوش نصیب بھی ہے۔ خوش نصیب تو اس لحاظ سے کہ یہ وہ دور ہے جس میں وہ داعی الی اللہ پیدا ہوا۔ وہ موعود آیا جس موعود کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ وہ آیا تاکہ زمانہ کو ہلاکتوں سے بچائے۔ وہ آیا تاکہ اُن انسانوں کو جو اپنے رب کی طرف پیٹھ دکھا کر دُور جا رہے تھے واپس اپنے رب کی طرف بلائے۔ بڑا ہی خوش نصیب دور ہے جب ہم اس پہلو سے اس دور کا جائزہ لیتے ہیں کہ ایک منادی الی اللہ پیدا ہوا۔ لیکن ایک اور پہلو سے جب ہم اس دور کا جائزہ لیتے ہیں تو بہت ہی تکلیف دہ حالات سامنے آتے ہیں۔ بہت کم ہیں وہ لوگ جن کو ابھی تک توفیق ملی ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے مصلح، داعی الی اللہ اور نجات دہندہ کو پہچان سکیں۔ اور باقی دنیا کا اس انکار کے نتیجہ میں جو حال ہے۔ وہ اتنا تکلیف دہ ہے اور روز بروز اس انکار کے نتیجہ میں خطرات اتنے بڑھتے چلے جا رہے ہیں کہ بعید نہیں کہ انسان خود دوسرے انسان کی ہلاکت کا سامان کرے اور ساری دنیا کو ایک عالمی جنگ کی لپیٹ میں لے آئے۔ جس کے بعد خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کس حال میں بچے کھچے انسان باقی رہیں گے۔

نفرتوں کی شکار دنیا :

آج یہ دنیا نفرتوں کی شکار ہے۔ شمال جنوب سے نفرت کر رہا ہے اور جنوب شمال سے۔ مغرب کو مشرق سے نفرت ہے اور مشرق کو مغرب سے۔ اور پھر اپنے اپنے دائرہ میں یہ مزید نفرتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مغرب کی تقسیمیں بھی نفرت کی بناء پر ہیں اور مشرق کی تقسیمیں بھی نفرت کی بناء پر ہیں۔ قومیں قوموں سے نفرت کر رہی ہیں اور ملک ملکوں سے۔ اور ایسے ملک بھی ہیں جن میں ایک ہی ملک کے باشندے دوسرے ملک کے باشندوں سے نفرت کر رہے ہیں۔ ان سب نفرتوں کے نتیجہ میں دنیا امن کی راہ تو نہیں دیکھ سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ کی آگ دراصل پہلے سینوں میں بھڑکا کرتی ہے۔ جب سینے جلتے ہیں تو وہی آگ ہے جو مختلف شکلیں اختیار کرتے ہوئے دوسرے انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ کبھی وہ زمین سے اٹھتی ہے کبھی آسمان سے برستی ہے۔ نہ سمندر اس کی زد سے محفوظ رہتے ہیں نہ خشکیاں۔ نہ کوہ نہ کاہ۔ ہر جگہ یہ آگ لپکتی ہے۔ جو پہلے سینوں میں تیار ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں آخری زمانہ کی تباہی کا نقشہ کھینچا وہاں سینوں ہی کو ذمہ دار قرار دیا اس آگ کا جو آخری زمانہ میں انسان کو ہلاک کرنے کے لئے خود انسان اپنے ہاتھوں تیار کرے گا۔ فرمایا :۔

"تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝" (الھمزۃ ۱۰۴۔ آیت : ۸)

یہ ایسی آگ ہے جو پھر دلوں پر واپس جھپٹے گی جن دلوں میں وہ پیدا ہوئی تھی۔ جن دلوں میں سے باہر آ کر اس نے خوفناک شکلیں اختیار کی تھیں۔ پھر وہ واپس لپکے گی۔ اور انہی دلوں کو جلا کر رکھ دے گی جن دلوں سے یہ پیدا ہوئی تھی۔ غرض اس نفرت کے نتیجہ میں اتنے شدید خطرناک حالات ہیں کہ امن کے جتنے سانس نصیب ہوں، بسا غنیمت ہے۔ اور بظاہر اس خوفناک انجام سے بچنے کی کوئی اور صورت نظر نہیں آ رہی جو اس وقت انسان کو درپیش ہے۔ ایک ہی صورت تھی اور وہ صورت وہی تھی جس کا میں نے ذکر کیا کہ منادی للایمان پر ایمان لایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو بچانے کے جو سامان عطا فرمائے ہیں انہیں قبول کیا جائے۔ ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹ آئیں، اس کے سوا اب بچنے کی اور کوئی صورت نظر نہیں۔ بڑی عجیب بات ہے کہ دعوت الی اللہ کو بھی نفرت کے مارے ہوئے انسان نے مزید نفرت کی وجہ بنا لیا محض اس لئے کہ کچھ لوگ اپنے رب کی طرف بلا رہے ہیں اور یہ

"خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ اتباع ضروری ہے"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش :۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۲ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷
فون :۔ 27-0441
گرام :۔ "GLOBEXPORT"

یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک مصلح کو، ایک نجات دہندہ کو بھیجا محض اس وجہ سے اُن سے نفرت کی جاتی ہے چنانچہ قرآن کریم اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

"وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝"

کہ عجیب حال ہے انسان کا کہ بعض لوگوں سے محض اس لئے بھی نفرت کر رہا ہے کہ وہ اپنے رب پر ایمان لے آئے انہوں نے کوئی وجہ نفرت پیدا نہ کی۔ انہوں نے کسی کے گھر لوٹے نہ کسی کو زندہ آگ میں جلایا۔ نہ کسی پر وہ ناواجب حملہ آور ہوئے اور نہ کسی کو گالیاں دیں۔ نہ یہ تعلیم دی کہ اُن کے گھر لوٹو کہ یہ باعث ثواب ہوگا۔ نہ یہ کہا کہ فلاں کو قتل کرو تو تم جنت میں جاؤ گے۔ وہ تو خالصتہً اللہ کی خاطر اس کے نام پر اس کی طرف بُلانے والے تھے۔ اس کے سوا کوئی وجہ نہیں اُن سے نفرت کرنے کی۔ لیکن جب انسان نفرتوں کا شکار ہوچکا ہوتا ہے تو پھر اُسے یہ بات بھی قبول نہیں ہوتی کہ کوئی ہمیں نجات کی طرف بھی بُلائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ وہ رب ہے جس کی خاطر اُن سے نفرت کی جارہی ہے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ تو زمین و آسمان کا مالک خدا ہے۔ اُس کی بادشاہت صرف آسمان پر نہیں بلکہ زمین پر بھی ہے۔ اِس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس خدا کے بندوں سے نفرت کرکے انہیں کوئی قوم ہلاک کرسکے۔

امن کی واحد ضمانت :

پس آج دُنیا میں جتنی بھی نفرتیں ہیں ان کے خلاف امن کی کوئی ضمانت نہیں۔ ہاں ایک نفرت ہے جس کے خلاف امن کی ضمانت ہے۔ جس کے متعلق حتمی طور پر قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور وہ وہ نفرت ہے جو محض اللہ کی خاطر قومیں قبول کیا کرتی ہیں۔ دُنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو اِن قوموں کو مٹا دے گی جو محض اللہ کی رضا کی خاطر دُنیا کو خُدا کی طرف بُلانے والی ہوتی ہیں۔ انہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝"

(یونس آیت : ۶۳)

کہ سُنو! خُدا کے بندے جو خدا کے ولی بن جاتے ہیں جو خُدا کے دوست ہو جاتے ہیں۔ اپنے رب سے پیار کرتے ہیں اپنے رب کی محبت کے گیت گاتے ہیں اللہ کی محبت ہی اُن کی زندگی بن جاتی ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اُن پر کوئی خوف نہیں ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور کوئی ایسا وقت اُن کی زندگیوں میں نہیں آئے گا کہ وہ غم کریں۔ اور پچھتائیں کہ کاش ہم نے یوں نہ کیا ہوتا اور یوں کیا ہوتا۔ آئندہ کے لئے بھی وہ فکروں سے آزاد ہیں۔ اور ماضی سے متعلق بھی وہ فکروں سے آزاد ہیں اور اُن کا حال بھی پُرامن ہے کیونکہ آسمان کا خُدا اُن کو امن کی ضمانت دیتا ہے۔

محبّت، نفرت پر غالب آئے گی :

پس ساری دنیا کی نفرتوں میں سے سب سے زیادہ ممتاز نفرت جو جماعت احمدیہ کو دوسری ہر نفرت سے الگ کر دیتی ہے وہ یہی نفرت ہے جو اللہ کی خاطر ہم سے کی جارہی ہے۔ عجیب حالت ہے کہ ہم اللہ کی خاطر اس نفرت کو برداشت کر رہے ہیں۔ اور بعض لوگ اللہ کی خاطر اس نفرت کو ہوا دے رہے ہیں۔ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہی اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ ہے اُسی پر ہماری نظر ہے۔ لیکن میں اُن نفرت کرنے والوں کو خوب کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکاؤ، ہمارے صبر کو تمہاری آگ جلا نہیں سکے گی۔ بُغض و عناد کے الاؤ روشن کرو جتنی تم سے ہمت ہے اس میں ایندھن ڈالو اور اسے خوب بھڑکاؤ۔ لیکن میں تمہیں یقین دِلاتا ہوں کہ احمدی جو تم سے محبت کرتا ہے اُس محبت پر تمہاری نفرت کی آنچ نہیں آئے گی، اور نہیں آئے گی، اور نہیں آئے گی۔ محبت زندہ کرنے کے لئے ہوتی ہے اور زندہ رہنے کے لئے ہوتی ہے۔ آج تک کبھی نفرت، محبت پر غالب نہیں آئی۔ اس لئے میں اپنے نفرت کرنے والوں کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے تمہیں ہمیشہ امن نصیب رہے گا۔ تمہارے دُکھ اُٹھا کر مرنے والے آخری وقت میں، آخری سانسوں میں تمہیں دُعائیں دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہی دعائیں ہیں جنہوں نے تمہاری تقدیر بدلنی ہے اور تمہیں ہلاکتوں سے بچانا ہے۔

حضرت موسیٰؑ کے غلاموں کا کردار :

یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے غلام نفرتوں سے خوف کھا جائیں اور ڈر جائیں جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے غلاموں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غلاموں یعنی اُن ساحروں کو جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر حق قبول کیا جب فرعون نے یہ دھمکی دی کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ کر پھینک دوں گا۔ اور انتہائی دردناک عذاب دوں گا۔ تم کون ہوتے تھے کہ میری اجازت کے بغیر اس شخص پر ایمان لے آؤ۔ جبکہ اِس مُلک کی عنان میرے ہاتھ میں ہے، جبکہ میں بادشاہ ہوں اور میرے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں۔ جبکہ ساری طاقتیں میرے قبضہ میں ہیں۔ تم کون ہوتے ہو کہ مجھ سے پوچھے بغیر اس موسیٰ پر جس پر بہت تھوڑے سے آدمی ایمان لائے ہیں تم ایمان لے آؤ۔ اُن کا جواب کتنا پیارا اور کتنا عظیم الشان اور کیسا ابدی زندگی رکھنے والا جواب تھا جو کبھی مر نہیں سکتا۔ وہ جواب یہ تھا :-

"لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝" (الشعراء آیت : ۵۱)

کہ ہاں جو کچھ ہے کرو ہمارا کوئی نقصان نہیں ہمارا نقصان ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف چلے جائیں گے۔ بُرے حال سے اچھے حال کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ جس رب کی خاطر ہم جانیں دیں گے اُسی رب کے حضور ہم نے حاضر ہونا ہے۔ اس لئے ہمیں کس بات سے ڈراتے ہو۔

محمد مصطفٰےؐ کے غلاموں کا جواب :

پس اگر موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے وقت کے جابر بادشاہ کو یہ جواب دیا تھا تو آج محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے غلاموں کا بھی یہی جواب ہے اور یہی جواب ہے اور یہی جواب ہے۔ خدا کی قسم! ہمارے بدنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں، اُنہیں کتوں اور چیلوں کو کھلا دیا جائے، ہمیں جلا کر خاکستر کر دیا جائے اور ہماری راکھ کو سمندروں کے پانیوں میں بہا دیا جائے، تب بھی ہمارے ذرّے ذرّے سے اللہ اور اس کے رسُول کی محبت کی آوازیں بلند ہوں گی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بُلانا بھول جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بُلانا چھوڑ دیں۔ یہ تو ممکن نہیں۔ یہ تو ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ تکلیف ہمیں نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ ہمیں اس کی تعلیم نہیں ہے۔ یہ ہماری سرشت کے خلاف ہے۔ اللہ کی خاطر اللہ کی طرف بلانے والے لوگ دُنیا کی دھمکیوں سے نہ کبھی پہلے ڈرے ہیں نہ کبھی آئندہ ڈریں گے۔ دیکھو! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ہمیشہ کے لئے یہ راستے طے کرکے معین فرما دیئے۔ خُدا کی طرف بُلانے سے آپؐ کبھی نہیں رُکے۔ انتہائی دُکھ آپؐ کو دیئے گئے۔ انتہائی تکلیفیں آپؐ کو پہنچائی گئیں۔ وہ جو سرورِ دو عالم تھا جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا، اِس حال سے مکّہ کی گلیوں سے گزرا کہ سر پر خاک اور راکھ پھینکی جاتی تھی۔ دُنیا نے اِتنے دُکھ دیئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو اور اس قدر شدید اذیتیں پہنچائی گئیں، آپؐ کے غلاموں اور آپؐ کے ملنے والوں کو کہ اُن کے تصور سے بھی آج بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یقین نہیں آتا کہ انسان کی ہمت اتنی بلند بھی ہو سکتی ہے۔ صبر اور حوصلے کے پیمانے اتنے بڑے ہو سکتے ہیں کہ کوئی یہ ساری چیزیں خُدا کی خاطر برداشت کرتا چلا جائے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دعوت اِلی اللہ سے باز نہیں آئے۔

حضرت ابوطالب کا واقعہ :

وہ واقعہ یاد کریں جب ابوطالب نے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ایک دِن یہ کہا کہ اے محمدؐ! اب تو قوم تنگ آچکی ہے۔ تم نے اس دعوت کی وجہ سے قوم کو بہت دُکھ دیئے ہیں۔ اُن کے صبر کے پیمانے اب لبریز ہوچکے ہیں۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں سمجھا کر کسی طریق سے آمادہ کریں کہ جو کچھ تم پسند کرتے ہو اُسے قبول کرو۔ لیکن تمہیں اِس دعوت سے باز رکھا جائے۔ اور پھر کفارِ مکہ کی طرف سے کچھ پیشکش کی گئی کہ یہ یہ چیزیں وہ تمہاری خدمت میں پیش کرتے ہیں تم انہیں قبول کر لو۔ اگر تم بادشاہت چاہتے ہو تو سارے عرب کی بادشاہت کی باگ ڈور تمہارے ہاتھوں میں دی جائے گی۔ اگر تم مال و دولت کی تمنا رکھتے ہو تو سارے عرب کی دولتیں سمیٹ کر تمہارے قدموں میں نچھاور کر دی جائیں گی۔ اگر تم حسین عورتوں کی خواہش رکھتے ہو تو سارے عرب میں سے حسین ترین عورتیں تمہارے

حرم میں داخل کردی جائیں گی ۔ صرف ایک شرط ہے کہ تم دعوت الی اللہ سے باز آجاؤ ۔ جانتے ہو کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جواب دیا ۔ آپؐ نے فرمایا ، اے چچا معلوم ہوتا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں آپ میں میرا ساتھ دینے کی مزید سکت نہیں رہی ۔ لیکن میں ایک غلط فہمی دور کردینا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کی حفاظت کی وجہ سے میں دعوت الی اللہ کر رہا ہوں ۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کے منہ کی خاطر عرب مجھ سے رکے ہوئے ہیں تو آج اپنی حفاظت واپس لے لیجئے ۔ مجھے اس حفاظت کی کوڑی بھر بھی پرواہ نہیں ۔ میں خدا کا ہوں اور خدا کی حفاظت میں رہوں گا ۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کیا لالچیں دیتے ہیں ۔ خدا کی قسم اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر لاکر رکھ دیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لاکر رکھ دیں تب بھی میں خدا کی طرف بلانے سے باز نہیں آؤں گا ۔

ہم اپنے آقا سے کیسے بے وفائی کریں

پس ہماری سرشت میں تو یہ تعلیم داخل ہے ۔ اسی مٹی سے گوندھے ہوئے ہم لوگ ہیں ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دکھ اور تکلیفیں جن کے خوف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے غلام پیچھے نہیں ہٹے ۔ اور تا دم آخر اپنے رب کی طرف بلاتے رہے ہم بے وفائی کریں اس آقا سے ۔ اور ہم اس بات سے پیچھے ہٹ جائیں ۔ یہ ممکن نہیں ۔ ہم جو تجدید عہد کر بیٹھے ہیں ، ہم جنہوں نے آنحضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند مسیح موعودؑ کو سچا سمجھا ۔ آپ کی باتوں پر ایمان لائے اور آپؐ کے ہاتھ پر ان سارے نیک عہدوں کی تجدید کی جو اس سے پہلے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر کئے جا چکے تھے ۔ ہم کیسے باز آجائیں ، ہم کیسے رک جائیں ۔ دیکھو ! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس محبت اور کس پیار سے بلانے والے ہیں ۔ تمہیں ہماری ذات سے کوئی خوف نہیں ۔ ہم کبھی نفرت کی تعلیم نہ دیتے ہیں ، نہ دی ہے اور نہ آئندہ کبھی دیں گے ۔ ہمارا دعویٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں صرف اتنا ہے کہ :-

” ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں ۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا ۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی ۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے ۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو ۔

اے محرومو ! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا ۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا ۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں ۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں “ (کشتی نوح)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ جاؤ اور دنیا کو ان الفاظ میں اپنے رب کی طرف بلاؤ کہ :-

” ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں ۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں کا یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا ۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے “

(کشتی نوح ص ۱۹)

پھر فرمایا :-

” صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا حامی ہوگا ۔ اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنی راہ لیں ، تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں ۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر **فتحیاب ہوں گا** ۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے ۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا ۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں ۔

اے نادانو اور اندھو ! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا ۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا ۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں ۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا “

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد ۹ ص ۲۳)

آپؑ فرماتے ہیں :-

” میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں تھا ۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا ، کبھی نہیں چھوڑے گا ۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا ، کبھی نہیں ضائع کرے گا ۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا ۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے ۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے ۔ اور اس کا بول بالا ہو ۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں ۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلاء ہو ۔ ابتلاؤں کے میدانوں میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاں درمیانِ خاک و خون بینی سرے

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد ۹ ص ۲۳)

ہم امن اور محبت کی راہوں پر چلیں گے

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم ہمیشہ ہمیش کے لئے امن اور محبت کی راہوں پر چلیں گے ۔ ہمیں دنیا سے کوئی خوف نہیں ۔ کیونکہ خدا کے بندے جو خدا کے ولی ہو جاتے ہیں ان کو دنیا کے خوفوں سے آزاد کیا جاتا ہے ۔ ہم وہ آزاد قوم ہیں غیر اللہ کے خوف سے جن کی آزادی پر کبھی کوئی تبر نہیں رکھ سکتا ۔ ہم اللہ کے ہیں ۔ اور اللہ کے رہیں گے ۔ اس دنیا میں بھی خدا کے ہیں ۔ اس دنیا میں بھی خدا کے حضور حاضر ہوں گے ۔ اس لئے ہم سے بہتر ہم سے یقینی امن کی زندگی اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی ۔

امتِ محمدیہ کیلئے دعا :

خطرہ ہمیں اپنی ذات سے متعلق نہیں ، خوف ہمیں اپنے اوپر نہیں ۔ ہاں بنی نوعِ انسان کے لئے خوف رکھتے ہیں ۔ بنی نوعِ انسان کے لئے پریشان اور محزون رہتے ہیں ۔ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں ۔ پس آج ہم سب مل کر جو دعا کریں اس میں بنی نوعِ انسان کے ہلاکت سے بچنے کے لئے بطورِ خاص دعا کریں ۔ اور اس سے بڑھ کر امتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعائیں کریں ۔ یہ امت بہت ہی دکھوں کا شکار ہو چکی ہے ۔ کوئی ایک ملک بھی تو ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کا حال غیر نہ ہو چکا ہو ۔ طرح طرح کے مصائب نازل ہو چکے اور طرح طرح کے مصائب منہ پھاڑے دیکھ رہے ہیں ۔ اور اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں ۔ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان سلطنتوں میں بے امنی کی روح ہے ، بے چینی ہے ، بے قراری ہے ۔ بعض مسلمان بھائی بعض دوسرے مسلمان بھائیوں سے لڑ رہے ہیں ۔ بعض مسلمان ملک بعض دوسرے مسلمان ممالک سے لڑ رہے ہیں ۔ ایک ہی نعرہ بلند کرنے والے ایک ہی ملک کے باشندے ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں ۔ اور خدا تعالیٰ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم کے نام پر ایسا کیا جا رہا ہے ۔ لبنان کے حالات آپ جانتے ہیں کتنے دردناک ہیں ۔ کس طرح مسلمان کی آزادی کے علمبرداروں نے ایک دوسرے کا خون بہایا ۔ اور کوئی پشیمانی نہیں ہوئی ۔ کوئی احساس ندامت نہیں پیدا ہوا ۔ یہی حال ساری دنیا میں ہو رہا ہے ۔ ایران عراق کے ساتھ لڑ رہا ہے اور مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے ۔ غیر قوموں سے ہتھیار مانگ کر اور خرید خرید کر مسلمان کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں ۔ اور ان کی زندگی بھر کی کمائیاں اور جائدادیں آگ کی نذر کی جا رہی ہیں ۔ اور مسلمان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے ۔ یہ وہ دردناک حالات ہیں جو ہمارے لئے فکر کا

موجب ہیں۔

آج دُنیا میں بعض لوگوں کو خطرہ صرف احمدیت سے نظر آرہا ہے۔ جن سے دُنیا کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہ جو ساری دُنیا کے امن کی ضمانت ہیں۔ بعض لوگ ان کو خطرہ بیان کر رہے ہیں۔ اور ان باقی سارے خطرات سے آنکھیں بند کرکے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے دُعائیں کریں ان آنکھوں کے لئے کہ ان کو بصارت نصیب ہو۔ اُن دلوں کے لئے جو بند ہو گئے ہیں۔ اور صداقت کو دیکھ نہیں سکتے اُن کی آنکھوں کے سامنے نہایت ہولناک واقعات رُونما ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کو فکر پیدا نہیں ہوتی۔

اشتراکیت اور مادہ پرستی کا حملہ:

ایک طرف اشتراکیت ہے جو مسلمان ممالک پر بھی قبضہ کرتی چلی جارہی ہے اُن کے ذہنوں پر بھی قابض ہو رہی ہے۔ اور اُن کے دلوں کو بھی اپنا بنا رہی ہے۔ دوسری طرف مادہ پرستی ہے جو ایک اور قسم کا زہر لے کر مسلمان کے رگ و پے میں داخل ہو رہی ہے۔ اور دونوں ہلاکتیں دراصل خدا سے دُور لے کر جا رہی ہیں۔ یہ وہ حقیقی خطرات ہیں جو آج بڑی کثرت کے ساتھ اور بڑی تفصیل کے ساتھ مسلمان دُنیا کو درپیش ہیں۔ اور دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن کچھ آنکھیں ایسی بھی ہیں جو ان کو دیکھنے سے انکار کر رہی ہیں۔ ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خدائے واحد کے بندے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام دہریت کا شکار ہو جائیں یا مادہ پرستی کے زہر سے مارے جائیں۔ اُن کو سوائے احمدیت کے اور کوئی خطرہ نظر نہیں آرہا۔

دُنیا کو بچانے کی دُعا:

پس ان کے لئے دُعا کرنا ہمارا کام ہے۔ ہم اس بات کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ قول اور فعل ہی سے نہیں دُعاؤں کے ذریعہ بھی اس دُنیا کو بچانے کا انتظام کریں۔ پس اپنی دُعاؤں میں بکثرت اپنے مسلمان بھائیوں کو یاد رکھیں۔ فلسطین کے لئے بھی دُعا کریں اور لبنان کے لئے بھی دُعا کریں۔ سعودی عرب کے لئے بھی دُعا کریں اور یمن کے لئے بھی دُعا کریں۔ دُعائیں کریں عراق کے لئے بھی اور ایران کے لئے بھی، افغانستان کے لئے بھی اور پاکستان کے لئے بھی۔ ایک ایک مسلمان ملک کا حال اپنے ذہنوں میں حاضر کرکے درد کے ساتھ اور تڑپ کے ساتھ اُن کے بچنے کی دُعائیں کریں۔ یہ اُمتِ مرحومہ آج بہت ہی مظلوم ہے۔ اتنے دُکھوں کا شکار ہے کہ بعض دفعہ راتوں کو بے چین ہو کر میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا ہوں کہ اے میرے مولا! ان کو بچا لے۔ یہ ہم سے نفرتیں کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ لیکن ہماری محبت میں آنچ نہیں آئے گی۔ ہم تو اُن کا سُکھ دیکھ کر ہی راضی ہوں گے۔ اُن کے دُکھ دیکھ کر راضی نہیں ہوں گے۔

عرب دُنیا کے لئے دُعا کی تحریک:

ان دعاؤں میں آپ شریک ہوں آج بھی شریک ہوں۔ کل بھی شریک ہوں۔ صبح بھی شریک ہوں اور رات کو بھی شریک ہوں۔ عرب دُنیا کے دُکھ تو ہمارے لئے بطورِ خاص دُکھ کا موجب ہیں۔ محسنِ اعظم ان لوگوں میں پیدا ہوا جس نے ہمیشہ کے لئے سارے زمانوں پر احسان فرمایا۔ ہم اس احسان کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ آج اگر ہم روحانیت کی لذت پا رہے ہیں آج اگر ہم خدا سے آشنا ہیں۔ تو عرب قوم ہی میں ہمارا وہ آقا اور محسن پیدا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں آج ہم خدا آشنا ہو گئے۔ اس احسان کو ہم کیسے بھلا سکتے ہیں۔ ہمیں اس قوم سے گہری محبت ہے۔ اُن کے دُکھ ہمارے دُکھ ہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اُن کے دُکھ ان سے بڑھ کر ہمارے دُکھ ہیں۔ ان کے دُکھ تو تقسیم ہو چکے ہیں۔ یہ تو اندرونی نفرتوں کا شکار ہو کر بعض عربوں کا دُکھ محسوس کر رہے ہیں، اور بعض عربوں کے دُکھ میں خوشی محسوس کرنے لگے ہیں۔ مگر ہمارے لئے ان سب کے دُکھ ہمارے دلوں میں جمع ہو کر ایک دُکھ بن چکے ہیں۔ اس لئے بہت دُعائیں کریں اور کثرت سے دُعائیں کریں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں کوئی خوف نہیں۔ ہمیں خدا نے امن کی ضمانت دی ہے۔ قرآن ہمیں بار بار یاد کراتا ہے

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"

ہمارے دُکھ دوسروں کے لئے ہیں۔ ہمارے خوف دوسروں کے لئے ہیں۔ ہمارے حزن دوسروں کے لئے ہیں۔ اس لئے بکثرت دُعائیں کریں اور اس جلسہ کے دوران ذکرِ الٰہی پر زور دیں۔ صبح اُٹھتے بیٹھتے بازاروں میں چلتے ہوئے گھروں کے اندر ہر وقت اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں۔ اس کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کریں اور درود بھیجیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نزول فرمائے۔ اور سارے عالمِ اسلام پر رحمت کی بارشیں برسنے لگیں۔"

(منقول از الفضل ۲۵ فروری ۱۹۸۴ء)

مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب و مستورات

سُنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس سال ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے دوران درج ذیل خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام افراد کی عبادات اور دُعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد مبارک:

۱۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (امیر المعتکفین) قادیان
۲۔ ″ عطاء اللہ خان صاحب درویش (نائب امیر) ″
۳۔ ″ حاجی محمد عبد القیوم صاحب (نائب امیر) لکھنؤ
۴۔ ″ مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان
۵۔ ″ محمد مظاہر حسین صاحب ″
۶۔ ″ مجیب رضوان صاحب ″
۷۔ ″ طاہر احمد صاحب گجراتی ″
۸۔ ″ فتح محمد صاحب گجراتی درویش ″
۹۔ ″ محمد عبد الحق صاحب اڑیسوی ″
۱۰۔ ″ عبد الکریم صاحب ناصر آبادی درویش ″
۱۱۔ ″ ایچ منیر احمد حسن صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ ″
۱۲۔ مکرم سی جی جمال الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۳۔ ″ مشہود احمد صاحب ″

معتکفین مسجد اقصیٰ:

۱۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب (امیر المعتکفین) قادیان
۲۔ ″ محمد اکرم صاحب (نائب ″ ″) ″
۳۔ ″ ڈاکٹر سید منور علی صاحب ″
۴۔ ″ محمد دین صاحب بدر ″
۵۔ ″ محمد احسن صاحب ″
۶۔ ″ مبارک احمد صاحب تنتری ″
۷۔ مکرم سی جی جمال الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۸۔ ″ مشہود احمد صاحب ″

معتکفات مسجد اقصیٰ:

۱۔ مکرمہ سعادت خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب (قادیان) (امیر معتکفات)
۲۔ ″ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار قادیان
۳۔ ″ سیدہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العظیم صاحب ″
۴۔ ″ عاجزہ ثریا بیگم صاحبہ بنت مکرم ولی محمد صاحب ″
۵۔ ″ عصمت بیگم صاحبہ اہلیہ اے۔ کے زبیر صاحب کلکتہ
۶۔ ″ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب عارف قادیان
۷۔ ″ امۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی
۸۔ ″ زبیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم مستری محمد یوسف صاحب ″
۹۔ ″ شاہدہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری مرحوم ″
۱۰۔ ″ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی ″
۱۱۔ ″ نصرت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ″
۱۲۔ ″ شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام ″
۱۳۔ ″ نصرت پروین صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب نور محمود دار مرحوم ″
۱۴۔ ″ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم ″
۱۵۔ ″ محمودہ شوکت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب ″
۱۶۔ ″ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ″

معذرت

انگریزی ہفت روزہ "دیو پوائنٹ" لاہور کے مستقل ڈائری نگار جناب ... نے اخبار مذکور کے ۳ مئی ۱۹۸۴ء کے کالم میں "ایک استقبالیہ -- ایک آرڈیننس" کے عنوان سے جو حقیقت افروز شذرہ تحریر کیا تھا جناب نصیر بزمی لاہور کی طرف سے اس کا اُردو ترجمہ ہم بدر مجریہ ۱۴ جون ص ۱۲ پر نقل کر چکے ہیں۔ افسوس کہ ترجمہ کے ساتھ اصل حوالہ ہوا درج نہیں ہو سکا جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین اپنے پرچوں میں اس کا اندراج فرمالیں۔ شکریہ۔ (ادارہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

احباب کی دُعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم چوہدری شاہ نواز صاحب جو بعارضہ قلب سرنٹرل لندن میں بیمار تھے ہسپتال سے فارغ ہو کر لندن تشریف لے آئے ہیں۔ کمزوری ابھی باقی ہے۔ خاکسار تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے محترم چوہدری صاحب کو دُعاؤں میں یاد رکھا اور درخواستِ دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: عبد المالک نگران ماہنامہ مشاہد / تشحیذ الاذہان - لاہور

ارشادِ نبوی

"لَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ" (صحیح بخاری)

(ترجمہ)

میرا بندہ ہمیشہ نوافل کی ادائیگی کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔

محتاجِ دُعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

جماعتِ احمدیہ سے متعلق حکومتِ پاکستان کا حالیہ آرڈیننس

ممتاز سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں کی نظر میں

جناب محمد قسور گردیزی سیکرٹری جنرل پاکستان نیشنل پارٹی :

"لاہور (۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء) کالعدم "پاکستان نیشنل پارٹی" نے حکومت سے اپیل کی ہے۔ کہ قومی مفاد اور قائداعظمؒ کے اعلان مورخہ (۱۱ اگست ۱۹۴۷ء) کے پیشِ نظر قادیانیوں کے خلاف حالیہ نافذ کردہ آرڈیننس واپس لیا جائے۔

پارٹی کے سیکرٹری جنرل جناب محمد قسور گردیزی نے آج جاری کردہ اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ قادیانیوں پر نافذ کردہ حالیہ آرڈیننس واضح طور پر قومی برادری سے افراد کے اخراج کے اس عمل کا نتیجہ ہے جو گزشتہ چند سالوں سے چل رہا ہے۔ یہ عمل قائداعظمؒ کے اس تصور کے قطعی خلاف ہے جو انہوں نے آزاد اور برابر کے شہری حقوق کے حامل شہریوں پر مشتمل جمہوری پاکستان کو دیا تھا۔

انہوں نے کہا "پی این پی" کا یہ کوئی کام نہیں کہ وہ محض دل بہلاوے کی خاطر مذہبی مسائل و معاملات پر فلسفیانہ بحثیں کرے۔ اور نہ ہی وہ قادیانیوں کے مذہبی عقائد اور نظریات پر اپنا فیصلہ صادر کر سکتی ہے۔ البتہ اُن کی پارٹی اس بات کا اعادہ ضروری سمجھتی ہے کہ حکومت کا مذہبی معاملات میں اپنے آپ کو زیادہ ملوث کرنا ایسی دانش مند سوسائٹی کے لئے بہتر نہیں ہو سکتا جس کا قیام عدل و احسان کے اصولوں پر ہو —— بیان میں کہا گیا ہے کہ اُن کی پارٹی کا ہمیشہ یہ مسلک رہا ہے کہ صرف سیکولر نظامِ حکومت ہی شہریوں کے بنیادی حقوق —— آزادیوں اور دیانت دارانہ محنت کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ غیر رواداری اور قومی برادری سے افراد کے اخراج کے عمل کو روکا جائے۔ اور تمام شہریوں کو خواہ اُن کا تعلق اکثریت سے ہو یا اقلیت سے۔ اُن کے جان و مال اور ملازمت کی حفاظت اور بنیادی آزادیوں کی ضمانت دی جائے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ اُن کی پارٹی قائداعظمؒ کے اعلان مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کی پابند ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ **مذہب** —— خدا اور انسان کے درمیان انسان کا **ذاتی فعل** ہے۔ اور **کاروبارِ مملکت** کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ **تمام شہری ایک پاکستانی قوم کے برابر کے رکن ہیں**۔ بیان میں اپیل کی گئی ہے کہ مذکورہ اعلان قومی مفاد کی خاطر قادیانیوں پر عائد کردہ حالیہ آرڈیننس واپس لیا جائے۔"

(روزنامہ "مسلم" اسلام آباد —— یکم مئی ۱۹۸۴ء)

جناب اعتزاز احسن ممتاز لیڈر تحریکِ استقلال :

"لاہور ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء —— کالعدم تحریکِ استقلال کے ایک ممتاز لیڈر مسٹر اعتزاز احسن ایڈووکیٹ نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ غیر ضروری مسائل اُٹھا کر عوام کے ذہنوں میں اُلجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔

نمائندۂ مسلم سے گفتگو کرتے ہوئے جناب اعتزاز احسن نے کہا کہ مارشل لاء انتظامیہ ملک میں بحالیٔ جمہوریت کی بنیادی ذمہ داری سے بچنے کی خاطر کئی ایسے مسائل کھڑے کر رہی ہے جو عوام کے ذہنوں میں اُلجھاؤ پیدا کر رہے ہیں —— انہوں نے کہا۔ عوام کی بھاری اکثریت محسوس کرتی ہے کہ مارشل لاء انتظامیہ شہریوں کی نجی زندگیوں اور مذہبی عقائد میں من مانی مداخلت کر رہی ہے۔ گو ان میں کئی اظہارِ خیال کرنے سے خائف ہیں۔ تاہم یہ تاثر عام ہے کہ حکومت کو تمام بنیادی نوعیت کے معاملات کے حل کو منتخب نمائندوں پر چھوڑ دینا چاہیئے —— انہوں نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا مذہبی معاملات پر قانون نافذ کرنا ظاہر کرتا ہے کہ حکومت عوام کی نجی زندگیوں میں بہت زیادہ مداخلت کرنے لگی ہے۔ ہر صحیح الفکر شہری یہ محسوس کرتا ہے کہ حکومت کا شہریوں کے اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں ہے —— انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کے خلاف ہنگامی قانون کے نفاذ کا مقصد محض عوام کی توجہ جمہوریت کی بحالی اور مارشل لاء ہٹانے اور انتخابات کرانے کے بنیادی مطالبے سے ہٹانا ہے —— تحریک کے راہنما نے کہا کہ یہ ازحد اہم ہے کہ حکومت محسوس کرے کہ سب معاملات ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت منتخب شدہ نمائندہ حکومت کو طے کرنے چاہئیں۔ اور حکومت کو ایسے معاملات پر قوانین نہیں بنانا چاہئیں۔ مذہبی منافرت کو پھیلانے سے حکومت کا اصل مقصد عوام کے ذہنوں سے جمہوری سوچوں کو ختم کرنا اور نفرت کا بیج

ہوتا ہے۔" (ترجمہ از روزنامہ مسلم۔ اسلام آباد۔ ۴ مئی ۱۹۸۴ء)

قائم مقام چیئرمین کالعدم قومی محاذ آزادی :

"لاہور (سٹاف رپورٹر) کالعدم قومی محاذ آزادی کے قائم مقام چیئرمین نے حالیہ قادیانی آرڈیننس پر ردِ عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کو آئین میں ترمیم کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کو سیکولر ریاست بنانا چاہتے تھے۔ جس میں تمام پاکستانیوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے موجودہ فیصلے سے فرقہ واریت پھیلے گی۔ اور اقلیتیں خود کو غیر محفوظ تصور کریں گی۔"

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۴)

بیگم نسیم ولی خان وائس پریذیڈنٹ کالعدم این۔ڈی۔پی :

(۱) —— "لاہور (سٹاف رپورٹر) بیگم نسیم ولی خان نے کہا کہ آج ملک کی سالمیت کو بہت خطرہ لاحق ہے اگر بنگلہ دیش کے بعد بھی ہمیں ہوش نہیں آیا تو ہمیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہمیں ازسرِ نو مسلم بنایا جا رہا ہے۔ موجودہ حکومت اگر اسلام نافذ کرنا چاہتی تو یہ انتہائی آسان کام ایک عرصہ پہلے مکمل ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن حکومت اسلام کو محض بیچنا چاہتی ہے۔ اسلام کے خلاف نفرت پیدا کر رہی ہے [illegible] کے نام پر تفرقہ پھیلایا جا رہا ہے۔ [illegible] کو مرتد کرتی جاتی ہے اور قادیانیوں [illegible] کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں جبکہ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو قائداعظم نے کہا تھا کہ قیامِ پاکستان کے بعد یہاں کوئی ہندو مسلمان سکھ یا عیسائی نہیں سب پاکستانی ہیں۔ اور سب کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۹ مئی ۱۹۸۴ء)

(۲) —— "لاہور (وقائع نگار خصوصی) آج جنگ فورم میں جنگ کے خصوصی پینل کو انٹرویو دیتے ہوئے قادیانیوں کے متعلق حالیہ آرڈیننس پر تبصرہ کرتے ہوئے بیگم نسیم ولی خان نے کہا کہ اب نئے سرے سے مسئلہ کو اُٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت [illegible] عوام کی توجہ ہٹانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا وہ قادیانیوں کے شہری حقوق کے لئے اسی طرح لڑیں گی جس طرح وہ ملکی آبادی کے دُوسرے طبقوں کے لئے لڑتی ہیں۔

اگر قادیانی اتنے ہی بُرے ہیں تو حکومت کو پہلے اپنے ان مشیروں کو ہٹانا پڑے گا۔ اور پھر ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا جنہیں نوبیل انعام مل چکا ہے —— بیگم نسیم ولی خان نے اس کی تردید کی کہ یا یہ کہ وہ کسی اہم شخصیت کا پیغام لے کر کابل گئے تھے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۹ مئی ۱۹۸۴ء)

(۳) —— "ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب میں اپنے بعض سیاسی خیالات کا اظہار کرنے کے علاوہ بیگم نسیم ولی خان نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ تمام اقلیتوں کو ہر قسم کا مکمل تحفظ دیا جائے۔ اور کہا کہ میرے نزدیک قادیانیوں کے بارے میں جاری کردہ آرڈیننس کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔"

(انگریزی روزنامہ "پاکستان ٹائمز" ۷ مئی ۱۹۸۴ء)

قبائلی رہنما میر شیر محمد خان مری :

"کوئٹہ (نمائندہ جنگ) قبائلی رہنما میر شیر محمد خان مری نے آج یہاں کہا کہ حکومت نے قادیانیوں کے بارے میں جو اقدامات کئے ہیں وہ درست نہیں۔ اُنہوں نے کہا ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق عقیدہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ مذہب فرد اور خُدا کے درمیان تعلق رکھنے کا نام ہے۔ اس میں کسی کو دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کسی کے مسلمان یا کافر ہونے کے بارے میں سرٹیفکیٹ جاری کرنا مشکل کام ہے۔ کسی انسان کے باطن کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں آرڈیننس سے دیگر فرقے لرز گئے ہیں کیونکہ حکومت نے ایک ایسا مسئلہ شروع کیا ہے جو مشکل سے ختم ہوگا۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۹ مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۱)

مسٹر ظہور بٹ چیئرمین تحریکِ استقلال (برطانیہ شاخ)

"لندن ۔ ۹ مئی (نمائندہ خصوصی) تحریکِ استقلال کی برطانیہ شاخ کے چیئرمین مسٹر ظہور بٹ نے ایک بیان میں قادیانیوں کے خلاف صدر ضیاء کے جاری کردہ آرڈیننس پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ مسئلہ بھٹو نے ۱۹۷۴ء میں حل کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد اسے چھیڑنے کی ضرورت نہ تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صدر ضیاء نے انتخابی مصلحتوں کی وجہ سے یہ مسئلہ اُٹھایا ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ عالمِ اسلام کے نمائندے اس مسئلے کو قادیانیوں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے حل کر لیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۱)

لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن :

"لاہور ۔ ۱۶ مئی (وقائع نگار خصوصی) —— آج لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا ایک ہنگامی اجلاس

زیرِ صدارت چوہدری خالد محمود صاحب (صدر ایسوسی ایشن) منعقد ہوا جس میں ادہ ریزولیوشن بھاری اکثریت سے مسترد کر دیا گیا۔ جو صدر پاکستان کی طرف سے ۲۶ را پریل ۱۹۸۴ء کو احمدیوں کے خلاف جاری کردہ آرڈیننس کو سراہنے کے لئے پیش کیا گیا تھا — اور جس میں اس آرڈیننس کو اسلامی احکامات کے عین مطابق بنانے کے لئے بھی کہا گیا تھا۔ مگر جس کے اس دوسرے حصہ کو محرک نے ایوان میں پیش کرتے وقت واپس لے لیا تھا۔ پیشتر اس کے کہ محرک کے ریزولیوشن پر رائے شماری ہو۔ ایک اور رکن بار نے اسے برنگِ دگر پیش کرتے اور اس میں ترمیم کرتے ہوئے آرڈیننس کے سلسلہ میں علماء کی خدمات کو سراہنے کے علاوہ مارشل لاء اٹھا لینے کا مطالبہ بھی شامل کر دیا۔ لیکن — اصل ریزولیوشن اور ترمیم — **دونوں نعروں کی گونج میں بھاری اکثریت سے مسترد کر دیئے گئے۔**

واضح رہے کہ متذکرہ ریزولیوشن پیش کرنے سے قبل ایسوسی ایشن کے نائب صدر نے ایوان میں ایک تجویز پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ پیش کیا جانے والا ریزولیوشن لاہور ہائی کورٹ بار کے اس موقف کے سراسر منافی ہے جو یہ بار مارشل لاء حکومت کے بارے میں رکھتی ہے۔ اس لئے ایوان کو پہلے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ یہ ریزولیوشن اس اجلاس میں زیرِ غور آ بھی سکتا ہے کہ نہیں؟ اس پر ریزولیوشن کے محرکین نے اپنا ریزولیوشن پیش کرنے پر اصرار کیا۔ چنانچہ ایوان کی اجازت سے ان کا ریزولیوشن پیش ہوا جس کے حق میں صرف **بارہ (۱۲)** ووٹ پڑے — جبکہ بار کے — **ایک سو پچیس (۱۲۵)** اراکین نے اپنے ہاتھ اس کی مخالفت میں بلند کئے۔ اور ریزولیوشن کے **اس بُری طرح ناکام ہو جانے** کے بعد دیر تک ایوان **"سب انسان برابر ہیں"** کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔"

(ہفت روزہ "لاہور" ۲۶ مئی ۱۹۸۴ء صـ)

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی:

"راولپنڈی ۳۰ اپریل (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان کے سابق گورنر اور کالعدم پاکستان نیشنل پارٹی کے سربراہ میر غوث بخش بزنجو آج صبح ۱۱ بجے جب ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی سے خطاب کر رہے تھے تو اس وقت جمعیت اہلحدیث کے لیڈر مولانا حبیب الرحمٰن بخاری اور ممتاز عالم دین مولانا منظور چنیوٹی اور مولانا عبدالستار توحیدی بھی ایک مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں ضلع کچہری میں موجود تھے۔ انہیں جب میر غوث بخش بزنجو کے خطاب کا علم ہوا تو وہ بار روم کی طرف آئے۔ تاہم بار روم وکلاء سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ صرف مولانا حبیب الرحمٰن بار کے اندر داخل ہو سکے۔ وہ دروازے کے قریب کھڑے ہو گئے۔ اور غوث بخش بزنجو نے تقریباً دس منٹ خطاب کیا ہوگا کہ مولانا بخاری نے اُن سے کہا کہ میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جس پر بار کے صدر راجہ عزیز بھٹی اور متعدد دیگر وکلاء کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ مولانا صاحب آپ بار کے رکن نہیں لہذا سوال نہیں پوچھ سکتے یہ بار کی روایات کے خلاف ہے تاہم مولانا حبیب الرحمٰن کچھ بولتے رہے اور شور میں انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ (حالیہ آرڈیننس سے متعلق — ناقل) علماء کا موقف بیان کرنا چاہتے تھے۔ وکلاء نے انہیں بار روم سے باہر نکال دیا۔ اور دروازہ بند کر لیا۔ باہر مولانا توحیدی اور مولانا چنیوٹی بھی موجود تھے۔ جو وکلاء کے رویہ پر احتجاج کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ دریں اثنا، وکلا کا کہنا ہے کہ جب مولانا بخاری سوال کرنا چاہ رہے تھے تو اُن کے ہاتھ میں ٹیپ ریکارڈر تھا۔"

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی یکم مئی ۱۹۸۴ء)

لاہور سوشلسٹ رہنما دادا امیر حیدر اور میرزا عبدالعزیز ایڈووکیٹ:

"راولپنڈی (نمائندہ جنگ) برصغیر کے نامور سوشلسٹ لیڈر دادا امیر حیدر اور میرزا عبدالعزیز ایڈووکیٹ نے قادیانیوں کے بارے میں جاری کئے گئے آرڈیننس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ آرڈیننس دباؤ کے تحت جاری کیا گیا ہے

جس کا مقصد عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹا کر فرقہ پرستی کو اُچھالنا اور پاپائیت کو مسلط کرنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کے خطہ میں سیکولرزم اور رواداری کو اہمیت دی گئی تھی۔ لیکن اس کے برعکس ملک کو بتدریج فرقہ پرستی اور تنگ نظری کی طرف دھکیل دیا گیا ہے — انہوں نے کہا کہ ملک کے بنیادی مسائل منصفانہ انتخابات بے روزگاری و مہنگائی کا خاتمہ — رشوت اور افسر شاہی جیسی لعنتوں سے عوام کو نجات دلانا ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۸ مئی ۱۹۸۴ء)

چوہدری رحمت علی علوی صوبائی صدر کالعدم پاکستان مسلم لیگ (پگاڑا گروپ)

(۱) — "ملتان (نامہ نگار) کالعدم مسلم لیگ (پگاڑا گروپ) کے صوبائی صدر چوہدری رحمت علی علوی نے کہا ہے کہ قادیانی سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے جس آرڈیننس کا نفاذ کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر قراردادِ پاکستان اور بابائے قوم کے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے بیان کے خلاف ہے۔ مظفر گڑھ میں اپنی رہائش گاہ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مذہب خدا اور بندے کے درمیان ذاتی معاملہ ہے حکومت کو اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ تمام پاکستانی لوگ اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے میں آزاد ہیں۔ اور قراردادِ پاکستان اور ارشاد قائداعظم کے مطابق حکومت اس بات کی پابند ہے کہ وہ مملکت کے تمام شہریوں کو زندگی جائیداد روزگار اور انسانی حقوق کی حفاظت کی ضمانت مہیا کرے۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء صـ)

(۲) — "چوہدری رحمت علی علوی نے اپنے اس بیان میں حکومت کی مختلف فرقوں کے مذہبی امور اور عبادات میں دخل اندازی کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ صورت مملکت کی یکجہتی اور استحکام کے لئے ضرر رساں ہوگی۔ آپ نے اپیل کی کہ حال میں جاری کردہ اینٹی احمدیہ آرڈیننس کو قوم اور ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے فوراً واپس لیا جائے۔ علوی صاحب نے علماء کے اس مطالبہ سے بھی اختلاف کیا کہ قادیانیوں کو ملازمتوں سے برطرف اور ملک بدر کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی بھی پاکستان کے ایسے ہی وفادار ہیں جیسے کہ دوسرے پاکستانی۔"

(انگریزی روزنامہ "دی مسلم" ۵ مئی ۱۹۸۴ء)

سید منیر شاہ چیئرمین کالعدم تحریک استقلال صوبہ سرحد:

"مردان (نمائندہ جنگ) کالعدم تحریک استقلال صوبہ سرحد کے چیئرمین سید منیر شاہ نے کہا ہے کہ ...... انگریزوں کے دور میں یہاں نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی۔ یہاں کے لاکھوں مسلمانوں نے قربانی دے کر اس لئے آزادی حاصل کی تھی کہ اس ملک میں عوام اپنی مرضی سے حکمرانی کا حق استعمال کریں گے اور آزاد شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کریں گے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ قائدِاعظم کے بعد نوکر شاہی نے اس ملک کے عوام کو آج تک اُن کے جائز قانونی اور جمہوری حقوق سے محروم رکھا ہے ......"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۵ مئی ۱۹۸۴ء صـ)

خواجہ خیرالدین سیکرٹری جنرل کالعدم ایم آر ڈی:

"لاہور (سٹاف رپورٹر) کالعدم ایم آر ڈی کے سیکرٹری جنرل خواجہ خیرالدین نے ...... حالیہ قادیانی آرڈیننس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آرڈیننس پر تالیاں بجانے کی کوئی ضرورت نہیں جب ملک کے ۹ کروڑ عوام آزادی سے محروم ہوں تو اس وقت یہ آرڈیننس بے معنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں لاکھوں قادیانیوں میں اگر ایک مسلمان موجود ہو تو اُسے بھی کوئی اسلام سے نہیں ہٹا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت، آئندہ فرقہ دارانہ اور برادری کے تنازعات بھی اُٹھائے گی۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۳ مئی ۱۹۸۴ء صـ)

خان عبدالولی خان، ممتاز سیاسی رہنما کالعدم این ڈی پی:

"پشاور (نمائندہ جنگ) کالعدم این ڈی پی کے ممتاز رہنما خان عبدالولی خان نے قادیانیوں کے مسئلہ پر تبصرہ سے یکسر انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں مذہبی آدمی نہیں ہوں اور میں قادیانیوں کے مسئلہ پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو سیاسی لوگ ہیں۔ مذہبی مسئلے کے بارے میں علماء کرام سے رجوع کریں۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء صـ)

سردار شیر باز خان مزاری سربراہ کالعدم این ڈی پی:

"کراچی (نمائندہ جنگ) کالعدم این ڈی پی کے سربراہ سردار شیر باز خان مزاری نے قادیانیوں کے بارے میں حالیہ آرڈیننس پر ردِ عمل کے اظہار سے معذوری کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود کو مذہبی معاملات میں رائے دینے کا اہل نہیں سمجھتے۔ اس سلسلہ میں بہتر ہوگا کہ مولانا فضل الرحمٰن سے رجوع کیا جائے انہوں نے یہ بات نمائندہ جنگ کے اس سوال کے جواب میں بتائی کہ اس آرڈیننس کے نفاذ پر اُن کا کیا ردِ عمل ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء صـ)

سابق گورنر بلوچستان پیر غوث بخش بزنجو:

"لاہور ۲ مئی (سٹاف رپورٹر) کالعدم جمعیت العلمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد اجمل خان نے بلوچستان کے گورنر اور کالعدم پاکستان نیشنل پارٹی کے سربراہ پیر غوث بخش بزنجو کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم کی مخالفت کو افسوسناک قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خان عبدالولی خان نے بھی قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس پر خاموشی اختیار کی ہے اور اس پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا ہے۔ یہ طرزِ عمل بھی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہری اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے نفاذ کے علمبردار ان رہنماؤں کی طرف سے ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی دینی موقف سے عدم دلچسپی بلکہ یک گونہ بیزاری کا اظہار دینی اور جمہوری تقاضوں کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان رہنماؤں کو اپنے اس منفی طرزِ عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ راولپنڈی بار ایسوسی ایشن سے پیر غوث بخش بزنجو کے خطاب سے قبل اُن کی موجودگی میں علمائے کرام کو زبردستی ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ یہ کارروائی بھی قابلِ مذمت ہے۔"

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۳ مئی ۱۹۸۴ء)

قسط سوئم (آخری)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر: محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء

شدید مخالفتیں

حضرت اقدسؑ کی شدید مخالفتیں کی گئیں۔ حضورؑ کے چچا زاد بھائی غنڈوں کے ذریعہ احمدیوں کو تنگ کرتے۔ مشترک چھپڑ سے مٹی نہ لینے دیتے۔ قضائے حاجت کرنے پر تھڈلی میں غلاظت اٹھوا دیتے۔ ایک دیوار بنا کر مسجد مبارک کا واحد راستہ بند کر دیا گیا۔ جو لمبے مقدمہ کے بعد کھولا گیا۔ دہلی میں حضورؑ کی قیام گاہ میں خادمہ نے کہا کہ کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مولویوں نے کہا کہ اسے قتل کرنا تو اب کا کام ہے۔ میرا بیٹا اسے قتل کرنے کے لئے گیا ہوا ہے۔

حضورؑ کے چچا زاد بھائی سے مقدمہ دیوار کے اخراجات وصول کرنے کی کوشش پر آپؑ اپنے وکیل کو ناراض ہوئے اور آپؑ کو چین نہ آیا جب تک گورداسپور سے اس بھائی کو اطلاع نہ بھجوا دی کہ یہ رقم کبھی وصول نہ کی جائے گی۔ ان بھائیوں نے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی کے قبول اسلام پر ان کو اغوا کرانے کی کوشش میں مدد دی۔

[illegible] کے مقدمہ میں ایک غیر مسلم مجسٹریٹ پر اس کی قوم نے زور دیا کہ حضرت اقدسؑ کو قید کیا جائے۔ اور اگر اس شکار کو ہاتھ سے جانے دیا تو آپ قوم کے دشمن ہوں گے۔ مجسٹریٹ نے پہلی پیشی پر کاروائی کرنے کا اس نے وعدہ کیا۔ پیشی کے لئے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ پہلے بھجوائے گئے۔ انہوں نے یہ اطلاع بھجوانا چاہی لیکن کئی گنا کرایہ دینے پر بھی کوئی ٹانگہ اطلاع دہندہ کو لے جانے کو تیار نہ ہوا۔ دو احباب پیدل گئے۔ اطلاع پہ حضورؑ نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ دوسرے روز گورداسپور تشریف لے گئے۔ یہ معلوم ہو گیا کہ انتقالِ مقدمہ کی درخواست نامنظور ہو چکی ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے تفصیل عرض کی جب شکار والی بات سنائی تو حضورؑ یکدم اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپؑ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آنکھیں چمک اٹھیں اور فرمایا میں اس کا شکار ہوں؟ میں شکار نہیں، شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا شیر۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ میں نے تو خدا کے سامنے پیش کیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھ پاؤں میں لوہا پہننے کو تیار ہوں مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں تجھے ذلت سے بچاؤں گا اور عزت کے ساتھ بری کروں گا۔

حضورؑ جوش سے بولتے رہے پھر ابکائی آئی جس کے ساتھ خون کی قے ہوئی۔ انگریز ڈاکٹر نے کہا کہ اس عمر میں خون آنا خطرناک ہے۔ آرام کیوں نہیں کرتے؟ اسے بتایا گیا مجسٹریٹ قریب قریب کی پیشیاں ڈال کر تنگ کرتا ہے۔ اس نے ایک ماہ آرام کرنے کا سرٹیفیکیٹ دیا۔ اور حضورؑ قادیان واپس تشریف لے گئے۔ دوسرے روز مجسٹریٹ بہت سٹ پٹایا اور ڈاکٹر کی شہادت لی۔ اس نے کہا کہ میرا سرٹیفیکیٹ درست ہے اور اعلیٰ عدالتوں تک قبول ہوتا ہے۔ میں اپنے فن کا ماہر ہوں۔ مجسٹریٹ کی پیش نہ گئی۔ اور پھر اس کا تنزل بھی ہو گیا اور تبادلہ بھی۔

(سیرۃ المہدی حصّہ اوّل۔ روایت نمبر ۱۰)

قادیان کی شرارتوں کے لئے ہر چوال میں آئے ہوئے ڈپٹی کمشنر کے پاس حضورؑ کا وفد پہنچا۔ لیکن اس کے کان ایسے بھرے گئے تھے کہ وفد کو دور سے دیکھ کر سخت ڈانٹ ڈپٹ کی اور بغیر بات سنے واپس کر دیا۔ حضورؑ بہت پریشان ہوئے اور یہ خیال ظاہر کیا کہ ہمیں ہجرت کرنا چاہیئے۔

جماعت سیالکوٹ کی دعوت پر حضورؑ سیالکوٹ ۱۹۰۴ء میں تشریف لے گئے جس سے کئی روز پہلے سے خاص طور پر بلائے گئے مولوی لوگوں کو حضورؑ کے خلاف مشتعل کر رہے تھے۔ یہاں تک انہوں نے کہا کہ جس نے مرزا صاحب کو دیکھا اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا۔ بعض نے کہا کہ دیکھنے کا یہ موقعہ ضائع نہ کریں اور بعد میں دوبارہ نکاح پڑھوا لیں۔ حضورؑ کی تقریر والے مقام کے راستہ میں کئی مقامات پر مولوی صاحبان نے اپنا جلسہ رکھا اور لوگوں کو حضورؑ کی تقریر سننے سے باز رکھنا چاہا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ مخالفین کا جلسہ تو پھیکا رہا لیکن نہایت کثرت سے لوگ حضورؑ کی تقریر سننے آئے اور واپسی پر بھی اور حضورؑ کی آمد کے موقعہ پر بھی ریلوے سٹیشن سے حضورؑ کی قیام گاہ تک حضورؑ کو دیکھنے والوں کا ہجوم تھا۔ بازار بھرے ہوئے تھے۔ چھتوں اور دیواروں پر لوگ ہی لوگ تھے۔ حضورؑ کی قیامگاہ کے ساتھ کی گلیاں حضورؑ کے دیدار کے لئے بھری رہیں جب کہ حضورؑ ایک دو دن باہر نہیں نکلے۔ عرض کرنے پر کہ حضورؑ کا لوگ دیدار کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے تقریر کے لئے مضمون لکھنا ہے جو شروع بھی نہیں کیا۔ وقت نہیں۔ پھر عرض کرنے پر حضورؑ چوبارہ کی کھڑکی کے سامنے آئے۔ ہجوم اس قدر بیتاب تھا کہ خطرہ ہوا کہ بعض لوگ دب نہ جائیں۔ تو جلد حضورؑ وہاں سے ہٹ گئے۔ حضورؑ کی واپسی کے موقعہ پر ایک حافظِ قرآن نے بدمعاشوں کی شہ پہ اپنے شاگردوں کو جنہیں وہ قرآن مجید پڑھاتا تھا کہا کہ ان کی جھولیوں میں راکھ اور اینٹیں بھروائیں اور سٹیشن کو لے جانے والی حضورؑ کی سواری کی گاڑی اور پھر ٹرین پر پھنکوائیں۔ جو احباب حضورؑ کو الوداع کہنے گئے تھے انہیں بھی تنگ کیا گیا۔ چنانچہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ جیسے بوڑھے بزرگ کو بھی تکلیف پہنچائی گئی اور ان شریروں سے بچنے کے لئے ایک احمدی کی دکان میں انہوں نے پناہ لی۔ پولیس نے آکر لوگوں کو منتشر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان شدید مخالفین کو دست بدست پکڑا۔ چند دن بعد حضرت حکیم میر حسام الدین صاحبؓ کو آپؑ نے کہا کہ اسے سخت قسم کا طاعون ہو گیا ہے۔ کوئی جو اس کے سامنے کھڑا ہو کر بات کرے گا وہ بھی نہ بچ سکے گا۔ بلکہ مر جائیگا۔ چنانچہ نہ صرف وہ مرا بلکہ اس کو غسل دینے والا بھی مرا۔ اور چند دنوں کے اندر اس مخالف کے خاندان کے اٹھائیس تیس افراد لقمۂ اجل ہو گئے۔

(اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۳ بیان حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب)

اللہ تعالیٰ کے لئے ذلت قبول کرنا باعث صد برکات ہے

اللہ تعالیٰ کی خاطر جو بظاہر ذلت معلوم ہوتی ہو اُسے قبول کرنا ایسی عظیم برکتوں کا موجب ہوتی ہے کہ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ کا ایک ایسا واقعہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور وہ سلسلۂ احمدیہ کی بنیاد کا محرّک ہو گیا۔ حضور اپنی جوانی کے ایام میں ایک دفعہ بٹالہ گئے ہوئے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے بعد میں حضرت اقدسؑ پہ کفر کا فتویٰ لگوایا نئے نئے حدیث کا علم پڑھ کر آئے تھے۔ اور ہر مجلس میں حنفیوں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ اور حنفیوں میں بھی ان کے مقابلہ کا بہت جوش تھا۔ مگر کوئی حنفی مولوی اُنکے سامنے ٹھہرتا نہیں تھا۔ حضرت اقدسؑ کو ایک شخص نے مجبور کیا کہ کسی اختلافی مسئلہ میں ان سے بحث کریں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ اچھا چلو دیکھتے ہیں چنانچہ آپ تشریف لے گئے۔ وہاں بڑا ہجوم تھا۔ حضورؑ اور مولوی صاحب آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ آپؑ نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ سب سے مقدم قرآن کریم ہے۔ اور اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول جس کے مقابل پر ہم کسی اور انسان کے قول کو نہیں لے سکتے۔ یہ سُن کر حضورؑ نے فرمایا کہ آپ کی یہ بات تو معقول ہے۔ اس پر لوگوں نے شور مچا دیا کہ ہار گئے۔ ہار گئے۔ جو لوگ آپؑ کو ساتھ لے گئے تھے وہ بہت غصّہ میں آئے کہ آپؑ نے ہمیں ذلیل کر دیا۔ مگر آپؑ نے کسی بات کی پرواہ نہ کی اور فرمایا کہ کیا میں یہ کہوں کہ اُمّت کے کسی فرد کا قول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر مقدّم ہے۔

سو حضورؑ نے خاص اللہ تعالیٰ کی خاطر بحث ترک کر دی۔ رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں اس ترکِ بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

پھر عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے چونکہ آپؑ نے خالصًا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیلئے انکسار اور تذلل اختیار کیا اس لئے اس محسنِ مطلق نے نہ چاہا کہ آپؑ کے اس فعل کو بغیر اجر کے چھوڑے۔ (الفضل جلد ۲۸ [illegible]) اللھم صلی علی محمد وآل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

"تیرگی سے بدگمانی اس قدر اچھی نہیں"

از مکرم برکات احمد صاحب سلیم بی کام سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ہنسگوار

برادرانِ اسلام! جماعتِ احمدیہ خالصتاً ایک مذہبی، روحانی اور تبلیغی جماعت ہے جس کا ملکی سیاست سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس جماعت کے افراد نے کسی بھی قسم کی سیاسی آڑ لے کر اندرون ملک کبھی کوئی الجھن اور دشواری پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ہر احمدی اپنی اپنی حکومت کا بہی خواہ اور فرمانبردار رہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (سورۃ نساء آیت ۶۰)

یعنی اے مومنو! تم پر واجب ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کے علاوہ جو لوگ تم میں حاکم ہوں اُن کے بھی فرمانبردار رہو۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ جس کا مشن اب بفضلہ تعالیٰ عالمگیر وسعت اختیار کر چکا ہے کا ہر فرد اپنے ملک کی حکومت کا پوری طرح وفادار ہے۔ جماعتِ احمدیہ اپنی پچانوے سالہ تاریخ میں نہ تو کسی سیاسی تحریک میں حصہ لے کر فتنہ و فساد کا باعث بنی ہے اور نہ ہی اس نے حکومتِ وقت سے کبھی بے وفائی کا ثبوت دیا ہے بلکہ ہمیشہ بے مثال صبر و استقامت اور عفو و درگذر سے کام لے کر امن و شانتی کی علمبردار رہی ہے۔ اس جماعت کا کوئی اور عزم نہیں بجز اس کے کہ ساری دُنیا میں پھر سے توحید حقیقی کا بول بالا ہو، ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی عظمت تمام دُنیا پر ظاہر ہو اور بنی نوع انسان کا دِل قرآن حکیم کے نور سے منور ہو جائے۔

گذشتہ دنوں جب پاکستانی علماء نے حکومت پاکستان کو یہ دھمکی دے رکھی تھی کہ اگر قادیانیوں سے متعلق اُن کے مطالبات ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء تک منظور نہ کیے گئے تو عوام خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر ایک زبردست ہنگامہ برپا کریں گے جو ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں ہونے والے فسادات سے بھی زیادہ سنگین نوعیت کا حامل ہوگا۔ تب پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ان مولویوں کو ارشاد قرآنی - لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا درس دینے اور ملک میں انتشار و بدامنی کو پھیلنے سے روکنے کی بجائے اس بے گناہ اور سرتاپا عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار مذہبی جماعت کو تختۂ مشق بنا کر سیاسی چال چلی اور احمدیوں کے خلاف بنیادی انسانی قدروں کے منافی ایک ظالمانہ آرڈیننس جاری کر کے بزعمِ خود یہ سمجھ لیا کہ انہوں نے تمام مذہبی اور سیاسی تنظیموں کو مطمئن کر دیا ہے۔ کیا انصاف کا یہی تقاضا تھا کہ نام نہاد مذہبی علمائے جو چاہا کہہ دیا اور سربراہ حکومت نے بغیر سوچے سمجھے اس کو من وعن عملی جامہ پہنا دیا۔ حکومت پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس سے تو یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے پورے ملک میں انسانیت اور انصاف کی روح کلی طور پر مفقود ہو چکی ہے۔ اسلام تو بنیادی انسانی حقوق کی حفاظت پر زور دیتا ہے۔ لیکن علماء پاکستان ان تمام احکام دین کو پس پشت ڈال کر اور اسلامی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ مطالبات کر رہے ہیں کہ

(i):- احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہ کہیں۔

(ii):- وہ اسلامی ناموں اور اصطلاحات کا استعمال نہ کریں۔

(iii):- احمدیوں کو تبلیغ اسلام سے روکا جائے۔

(iv):- انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

(v):- اور ان کی اذانوں پر پابندی لگائی جائے وغیرہ۔

علماء کے بے شمار مطالبات میں سے مشتے نمونہ از خروارے یہ وہ چند مطالبات ہیں جن کی روشنی میں حکومت پاکستان نے اپنا حالیہ آرڈیننس جاری کیا ہے۔ ان مطالبات پر غور کرنے کے بعد ہر سچے، باعمل اور خدا ترس مسلمان کا سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔

مذہب اسلام ایک کامل، دائمی اور عالمگیر مذہب ہے جس کا محافظ خود خدا تعالیٰ ہے۔ یہ نہ صرف فطری اعتبار سے ایک پسندیدہ مذہب ہے بلکہ خود اللہ تعالےٰ نے بھی اسی دین کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ....." (سورۃ المائدہ ۴)

یعنی آج میں نے تمہارے (فائدہ کے) لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پھر یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ! جو زمین و آسمان کا مالک ہے اور ہر ایک کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اپنے پسندیدہ دین کو کسی ایک گروہ یا جماعت کے ہاتھوں نابود کر دے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا باغ ہے جس کا مالی وہ خود ہے یہ انسان کا لگایا ہوا کارخانہ نہیں جو انسانی تدبیروں سے تباہ و برباد ہو جائے۔ بلکہ یہ ایک منظم خدائی منصوبہ ہے جو کسی کے بگاڑنے سے بگڑ نہیں سکتا۔ پھر اپنے پاک کلام قرآن مجید کی حفاظت کے تعلق سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ" (سورۃ الحجر آیت ۱۰)

یعنی ہم نے ہی اس ذکر کو اُتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

یہ آیت کریمہ صاف طور پر اس بات کی نشان دہی کر رہی ہے کہ قرآن مجید ایک ایسی کامل شریعت ہے جس کی ظاہری اور معنوی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

مندرجہ بالا آیات کریمہ پر غور کرنے سے معمولی عقل و خرد رکھنے والا انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اسلام اور شریعت اسلامیہ کی حفاظت کے لئے کسی عالم دین کے فتوے یا کسی حکومت کے آرڈیننس کی قطعی ضرورت نہیں جو شخص بھی دین اسلام میں کوئی بگاڑ پیدا کرنے کی سعی کرے گا خدا اُسے اپنے ہاتھوں سے خود ہلاک کرے گا۔ اگر علماء پاکستان یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کو ناقابل برداشت ذہنی اور جسمانی اذیتیں پہنچا کر انہیں اپنے عقیدے اور اس کے اظہار سے باز رکھا جا سکتا ہے تو اُن کا یہ سمجھنا ایک ظالمانہ اور مشرکانہ فعل ہے۔ ظالمانہ فعل اس معنی میں کہ بنیادی انسانی حقوق کو یکسر نظر انداز کر کے عوام الناس کو اشتعال دلایا جا رہا ہے کہ احمدیوں کو اپنے تئیں مسلمان کہنے اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرنے سے روکنے کے لئے ہر قسم کا ظلم و ستم روا رکھا جائے۔ اور مشرکانہ فعل اس لحاظ سے کہ ان علماء کو اپنی حکومت، طاقت اور اکثریت پر ناز ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ میں خدائی ہاتھ کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں بلکہ ان کی اپنی اکثریت خدائی طاقت سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ رسالت میں جو بھی جنگیں لڑی گئیں وہ یا تو اللہ تعالےٰ کے اذن کے ماتحت بطور مدافعت لڑی گئی تھیں یا بطور سزا اُن لوگوں کے خلاف جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور وطن سے نکال دیا تھا۔ اور یا پھر ملک میں آزادی فضا قائم کرنے کے لئے ایسی جنگیں لڑی گئیں۔ کسی کے ایمان اور اعتقاد کو جبراً تبدیل کرنے کی غرض سے کبھی کوئی جنگ نہیں لڑی گئی۔ کیا مسلمان کہلانے والے علماء نے کبھی اس بارے میں بھی سوچا ہے؟

جماعتِ احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر ان علماء کو چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ خدا کے حضور جھکتے اور فریاد کرتے کہ خدایا ہماری ہر طرح کی مخالفت کے باوجود احمدیوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہر آنے والا دن اِن کی جڑیں مضبوط کر رہا ہے۔ اور دُنیا کے ہر ملک میں ان کو اثر و نفوذ حاصل ہو رہا ہے یہ سب کچھ دیکھ کر بھی خدایا! تو جو ہمیشہ سے مومنوں کا حامی و ناصر رہا ہے کیوں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے ؎

کیا انوکھی بات ہے کافر کی کرتا ہے مدد
وہ خدا جو چاہیئے تھا مومنوں کا دوستدار

آپ کو یاد ہوگا کہ علماء پاکستان نے احمدیوں کے خلاف ۱۹۵۳ء میں بھی اسی قسم کی شر انگیز آوازیں اُٹھائی تھیں جو اس وقت کی حکومت کی بروقت کاروائی کے نتیجہ میں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ ازاں بعد ۱۹۷۴ء میں انہوں نے دوبارہ سر اُٹھایا، مسلمانوں کو اکسایا گیا، خون اور آگ کی ہولی کھیلی گئی۔ احمدیوں کی جائیدادوں کو نذر آتش کیا گیا۔ الغرض احمدیوں پر ہر طرح سے آفات و مصائب کے پہاڑ توڑے گئے لیکن ان کی قوت برداشت اور ثابت قدمی نے ثابت کر دیا کہ یہ ایک پختہ عزم والی روحانی جماعت ہے جو کسی حکومت یا جتھہ کی کوشش سے مٹ نہیں سکتی۔ ٹھیک دس سال بعد ایک بار پھر اسی طوفانِ بے تمیزی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اخبارات کا کہنا ہے کہ اس بار رونما ہونے والی تشدد کی لہر ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی لہر سے بھی زیادہ شدید ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:-

لندن ۸۔ اپریل (ایف۔ او۔ یس)
صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے گزشتہ ہفتہ اس اعلان کے بعد کہ قادیانیت کو تبلیغ میں ملوث پائے جانے والے افراد کو سخت عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ پاکستان بھر میں قادیانیت کی مخالفت میں ایک اور زبردست لہر چل پڑی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ۱۹۵۳ء میں اور اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں اُٹھنے والی لہر سے بھی زیادہ شدید ہے۔..."

(سالار بنگلور بحریہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء)

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہر نیک فطرت انسان کی روح پکار اُٹھتی ہے کہ خدایا کیا یہ سب ہنگامہ آرائی تیرے نام کی عظمت قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہے؟ کیا دین اسلام کی نشأۃ اولیٰ ایسے ہی ہتھکنڈوں سے ہوئی تھی؟ کیا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمیں اسی نوع کی ریشہ دوانیوں اور تخریب کاریوں کی تلقین کرتا ہے؟ نہیں بخدا ہرگز نہیں۔

اے اُمتِ محمدیہ کی طرف منسوب ہونے والو! کیا یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں کہ آپ کے علماء اپنی روزی اور گدی کی حفاظت کے لئے جسے چاہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے میں کبھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ مذہب کے نام پر امن قائم کرنے کی بجائے خون بہانا اُن کا شیوہ بن چکا ہے اور اسی کا نام انہوں نے جہاد رکھا ہوا ہے۔ لفظ جہاد کی اسی تشریح نے عام مسلمان بھائیوں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ آج ایران اور عراق کے مسلمان آپس میں مرکٹ رہے ہیں اور اپنے گھر میں اپنے ہی بھائیوں کا خون ہو رہا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ علماء اسلامی ممالک میں احتجاجیت کی روح پیدا کرتے۔ مسلمان بھائیوں کو جنہیں کلمہ طیبہ تک یاد نہیں اُنہیں اخلاق اور انسانیت کا درس دیتے۔ شادی بیاہ اور موت وفوت کے تعلق سے جو بد رسوم ہمارے سماج میں رائج ہیں انہیں مٹانے کی طرف توجہ دیتے۔ پیر پرستی اور قبر پرستی جیسے مشرکانہ افعال کا قلع قمع کرتے۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگر علماء نے "ختم نبوت" "وفات مسیح" اور "کفر و اسلام" جیسے مسائل کے بارہ میں قرآنی دلائل کے ساتھ عوام کو سمجھایا ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ ان اہم اُمور پر دھیان چھوڑ کر علماء کا یہ اپنا کہ جماعت احمدیہ اسلام کے بنیادی عقائد کو غلط رنگ میں پیش کر کے اسلام کی عمارت کو بگاڑ رہی ہے کس حد تک درست ہے؟ آپ خود غور فرمائیے!

معزز بھائیو! جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تقریباً ایک سَو کتابیں عربی اور اُردو زبان میں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ زندہ خدا وہی ہے جو دین اسلام پیش کرتا ہے اور زندہ رسول وہی ہے جو مکہ مکرمہ کی مقدس بستی میں پیدا ہوا اور "محمدؐ" جیسا دلربا نام اپنے ساتھ لایا۔ زندہ کتاب وہی ہے جو قرآن کے نام سے موسوم ہے۔ انسان کو گمراہی سے بچانے کے لئے صرف خدا، اُس کے رسول اور اُس کی کتاب کی ضرورت ہے لہٰذا مقدس بانی سلسلہ کی کتب میں جہاں کہیں بھی خدا، اُس کے رسول اور اُس کے پاک کلام کا ذکر آیا ہے اور اُس کی تعریف کی گئی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اُس کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کریں۔ اور اس کے مطالب پر غیر جانبدارانہ غور و تدبر کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے ہم پر عرفان کی کھڑکیاں کھول دے۔ یہی وہ راستہ اور آسان طریق ہے جس پر چل کر انسان گمراہی اور ہدایت میں فرق کرنے کے قابل ہو سکتا ہے ورنہ انسان آخر دم تک علماء ہی کے فتوؤں کا محتاج رہتا ہے جن کے اپنے دل روحانیت سے بالکل خالی ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کی آنکھیں حق و صداقت کو پہچاننے کیلئے کھولے اور انہیں حقیقی اسلام سے آگاہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

درخواستہائے دعا

مکرم بھائی بشیر احمد صاحب ناصر مرحوم درویش کی اہلیہ صاحبہ جو حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل مرحوم کی نسبتی بہن ہیں کئی روز سے فریش ہیں، کامل صحت کے لئے۔ مکرم مظفر احمد صاحب اقبال قادیان کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے بیمار چلی آرہی ہیں موصوف نے مبلغ ... روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے ...

مکرم محمد عبد الحق صاحب اُڈیشوی قادیان کے والد محترم بہت سخت بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

افسوس! مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۳ جون ۱۹۸۴ء۔ افسوس مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش آج شام بوقت قریباً ساڑھے پانچ بجے بعمر قریباً ساٹھ سال یک لخت دل کا شدید دورہ پڑنے کے باعث وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مکرم قریشی صاحب مرحوم کو عرصہ قریباً ۷ سال سے دل کا عارضہ لاحق تھا۔ اس سے قبل اسی عارضہ کے باعث ان کی ایک ٹانگ کا اپریشن بھی ہوا۔ حتی المقدور علاج معالجہ بھی کیا جاتا رہا۔ جس سے طبیعت کافی ہشاش بشاش نظر آنے لگی اور آپ اپنے مفوضہ فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتے رہے کہ اچانک آج شام سوا پانچ بجے دل کا شدید دورہ پڑا اور قبل اس کے کہ آپ کو طبی امداد بہم پہنچائی جاتی مرحوم اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خوش مزاج مخلص درویش تھے۔ زمانہ درویشی صبر و استقلال سے گذارا۔ اسی روز بعد نماز مغرب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے احاطہ لنگر خانہ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے بطور یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے صرف ایک بیٹی کی شادی ہوئی ہے۔ بڑے بیٹے کی عمر ۱۵ سال ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (ادارہ)

مکرم چوہدری سکندر خانصاحب درویش کو صدمہ

قادیان ۱ جون ۱۹۸۴ء۔ افسوس! محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سکندر خانصاحب درویش آج رات (۱-۲ کی درمیانی شب) بوقت قریباً ساڑھے بارہ بجے بعمر ساٹھ سال وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کو قریباً ایک سال سے دل کا عارضہ لاحق تھا۔ وفات سے چند روز قبل بیماری کا دو دفعہ حملہ ہوا۔ بالآخر مورخہ ۳۰/۵/۸۴ کو مقامی سول ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن مرحومہ جانبر نہ ہو سکیں اور اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ زمانہ درویشی اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر سے گذارا۔ مورخہ ۲/۶/۸۴ کو چونکہ پنجاب میں حکومت کی طرف سے کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا اس لئے حکام سے اجازت لے کر کرفیو کے دوران ہی احاطہ دار المسیح میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ٹھیک گیارہ بجے قبل از دوپہر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کی نعش کو بہشتی مقبرہ قادیان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ مرحومہ کے تین بیٹے ہیں جن میں سے دو بیٹے قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(۲) :- مورخہ ۲۵/۶/۸۴ کو مکرم چوہدری سکندر خانصاحب درویش کو بذریعہ خط پاکستان سے یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ ان کے برادر نسبتی مکرم چوہدری رحمت خانصاحب کھاریاں (پاکستان) میں مورخہ ۲/۶/۸۴ کو وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم گزشتہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے تھے۔ وہاں مقامی طور پر علاج معالجہ ہوتا رہا بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی۔ اور مرحوم اپنی ہمشیرہ سے ایک روز قبل اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مکرم چوہدری سکندر خان صاحب اور ان کے بچے پہلے ہی صدمہ کی وجہ سے غمگین تھے وفات کی دوسری خبر سے ان کی اور ان کے چھوٹے بچے کی طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ صدمات برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(ادارہ)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

★ــــ مکرم ٹی کے شوکت علی صاحب معلم وقفِ جدید مرکرہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو بعد نماز مغرب مکرم جی ایس احمد صاحب کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم ڈی اے عبدالرحیم صاحب۔ مکرم پی اے عبدالرحیم صاحب۔ مکرم ایم کے محی الدین صاحب۔ مکرم تمیم عباس صاحب قائد مجلس۔ خاکسار ٹی کے شوکت علی۔ عزیز شریف احمد اور صدر مجلس نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو مشن ہاؤس میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے اس دن کی اہمیت بتائی۔ اس کے بعد مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم نعیم احمد صاحب۔ مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم منصور احمد صاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ مکرم میران صاحب۔ اور خاکسار نے خلافت کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا پر یہ بابرکت مجلس اختتام کو پہنچی۔

★ــــ مکرم مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید حیدر آباد و سکندر آباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو سکندر آباد میں جلسہ یوم خلافت مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب قائمقام صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد اور صدر مجلس نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرمہ فرحت الہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد تحریر کرتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد میں جلسہ یوم خلافت تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے خلافت کے اہم پہلو بیان کئے۔ بعدہٗ خاکسارہ نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرمہ محمدی بیگم صاحبہ۔ مکرمہ نعیمہ بیگم شرق صاحبہ اور خاکسارہ فرحت الہ دین نے خلافت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ دورانِ تقاریر نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ آخر میں پرچے کھیل رکھا گیا جس کے ذریعہ خلفائے کرام کے بارہ میں ۲۴ سوالات پوچھے گئے۔ بہنوں نے بہت ذوق وشوق سے اجلاس میں حصہ لیا۔

★ــــ مکرم فرید احمد صاحب ڈار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک، عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب ڈار سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم ماسٹر عبدالوہاب صاحب۔ اور صدر مجلس نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ دورانِ تقاریر اطفال نے نظم سنائی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سید بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال پٹنہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۵؍۸۴ کو مکرم سید عبدالباقی صاحب جوڈیشل مجسٹریٹ پٹنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت مکرم شریف احمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم شریف احمد صاحب۔ خاکسار سید بشیر احمد۔ مکرم مظفر احمد صاحب اور صدر مجلس نے مقام خلافت بیان کئے۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب معلم وقفِ جدید پینکال (اڑیسہ) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار غلام مرتضیٰ۔ مکرم جمعہ خاں صاحب۔ اور صدر مجلس نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اور تقسیم شیرینی اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرمہ آفریدہ حمید صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو بعد نماز مغرب مکرمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ شاہجہانپور کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے قبل ایک ضروری اجلاس بلایا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اور تمام بہنوں نے ہر قسم کی قربانی کا عہد کیا۔ بعدہٗ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرمہ امۃ الباری صاحبہ، مکرمہ لبشریٰ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ، عزیزہ ناہید مریم صاحبہ۔ مکرمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ۔ مکرمہ محبوب ظفر مند صاحبہ۔ عزیزہ افروز جہاں صاحبہ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ۔ خاکسارہ آفریدہ حمید۔ عزیزہ عابدہ انجم اور مکرمہ حفیظ قدوس صاحبہ نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ اجلاس میں ۴۰ کے قریب غیر احمدی بہنیں بھی شریک ہوئیں جو بہت متأثر ہوئیں۔

★ــــ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو خاکسارہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ عطیۃ النساء صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ۔ مکرمہ رابعہ لبشریٰ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الرجیع صاحبہ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ خفیفہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ کچھ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعاؤں اور تبلیغ کی طرف توجہ کے بارہ میں خطبات کا خلاصہ بتایا گیا۔

★ــــ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منگلور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۳۱؍۵؍۸۴ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ بائلین امۃ القدوس صاحبہ۔ عزیزہ فوزیہ مبینہ۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ خاکسارہ خورشید بیگم۔ مکرمہ حافظہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

★ــــ مکرمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳۱؍۵؍۸۴ کو جلسہ یوم خلافت خاکسارہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک۔ عہد لجنہ اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ سلیم النساء صاحبہ، خاکسارہ فہیم النساء اور مکرمہ افضل النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دورانِ تقاریر نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یاری پورہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۴ کو مسجد احمدیہ میں خاکسارہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک و نظم خوانی اور عہد لجنہ کے بعد مکرمہ امۃ الوارث صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ پردین صاحبہ اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ تقاریر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ۱۱؍۵؍۸۴ بذریعہ کیسٹ سنایا گیا۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

بقیہ صفحہ اوّل کالم ۳

ان کے بچوں سے ہمیشہ انتہائی شفقت کے ساتھ پیش آتیں اور بطور خاص اُن کی خبر گیری فرماتیں۔

گذشتہ چند ماہ سے آپ کی طبیعت تشویشناک طور پر ناساز چلی آ رہی تھی۔ جس کے پیش نظر آپ کی کامل صحت اور شفایابی کے لئے بدر میں دعاؤں کی خصوصی تحریک بھی کی جاتی رہی۔ مگر ہر ممکن انسانی تدبیر اختیار کرنے کے باوجود بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آپ ہم سب کو غمگین بنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اگلے روز بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی ازاں بعد آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللّٰھم اغفرھا واجعل مثواھا فی اعلیٰ علیین۔

محترمہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا نے اپنے پیچھے دو صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشان و محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور چار صاحبزادیاں محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ بیگم محترم سید احمد ناصر صاحب، محترمہ دردانہ صاحبہ بیگم محترم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر محترمہ فرزانہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب اور محترمہ نزہت صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نیز بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اپنی نیک یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ بدر اس عظیم سانحہ ارتحال پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ مرحومہ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں، آپ کی عم زاد ہمشیرہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہما العالی اور جملہ افراد خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الخلد میں بلند درجات عطا فرمائے، آپ کی ساری اولاد کو ہمیشہ اپنے فضل و کرم کے سایہ کے نیچے رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

پروگرام دورہ انسپکٹر وقف جدید برائے صوبہ بہار و اڑیسہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ بہار و اڑیسہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب بی۔ اے بطور انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۸ رجولائی سے ذیل کی جماعتوں کا دورہ بغرض وصولی چندہ وقف جدید کریں گے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ رسید گی کی اطلاع بذریعہ خطوط دی جائے گی۔

اڑیسہ:۔ سورو۔ کھڑکپور۔ بھدرک۔ ہلدی پدا۔ تاراکوٹ کٹک۔ کیندرہ پاڑہ سونگھڑہ۔ کٹک۔ سرونیا گاؤں۔ کٹک۔ نیا گڑھ۔ مانیکا گوڈہ۔ خوردہ۔ کیرنگ۔ نرگاؤں بھوبنیشور۔ پنکال۔ کوٹپلہ۔ کرڈاپلی۔ ارکھ پٹنہ۔ تالبرکوٹ۔ دھینکانال۔ ازگل۔ تالچیر۔ جوزوار۔ کٹک۔ روڑ کیلہ۔

بہار:۔ مونگیر بی۔ جمشید پور۔ رانچی۔ سملیہ۔ حسری۔ رانچی۔ بھاگلپور۔ مونگیر۔ بلاری۔ خانپور ملکی۔ برہ پورہ۔ بھاگلپور۔ مظفرپور۔ پٹنہ۔ آرہ۔ اودل۔ گیا۔ قادیان

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید

جماعت ہائے احمدیہ تامل ناڈو۔ کرناٹک اور آندھرا

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ تامل ناڈو۔ کرناٹک اور آندھرا پردیش کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید وصولی چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ مورخہ ۲۰؍۶؍۸۵ سے کریں گے۔ احباب جماعت ومبلغین کرام اور معلمین سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کو تعاون دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

مدراس۔ میلا پالیم۔ نوٹو کورین۔ شنکرن کوئل۔ کوٹار۔ بنگلور۔ مرکرہ۔ شموگہ۔ سوراب ساگر۔ بیلگام۔ لونڈا۔ ساونت واڑی۔ ہبلی۔ یادگیر۔ دیودرگ۔ تیماپور۔ گلبرگہ حیدرآباد چنتہ کنٹہ۔ محبوب نگر۔ جڑچرلہ۔ شادنگر۔ چندہ پور۔ کاماریڈی۔ سکندرآباد۔

نوٹ:۔ تاریخ رسیدگی سے بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دیدی جائے گی۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۵؍۵؍۸۵ کو مکرم مولوی حاتم خان صاحب آف بھدرک سابق معلّم وقف جدید کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد بشیر الدین صاحب معلّم وقف جدید گرہ پلی (ورنگل) مبلغ ۔/۱۰۰۰ حق مہر پر بمقام وڈمان محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے پڑھایا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مجلس نکاح میں احباب جماعت کے علاوہ مقامی غیر احمدی تعلیم یافتہ کئی دوست بھی شریک رہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں طرفین کی جانب سے شکرانہ کے طور پر مبلغ ۔/۱۰ روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ محمد باشو میاں صدر جماعت احمدیہ وڈمان

درخواستہائے دعا

مکرم سید لبشیر احمد صاحب سیکرٹری مال پٹنہ اپنے بڑے بھائی مکرم زین العابدین صاحب مقیم کویت کی صحت وسلامتی دینی و دنیوی ترقیات۔ چھوٹے بھائی سید شکیل احمد صاحب کے S.C کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور والدین کی صحت وسلامتی کے لئے۔ ● مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رشید احمد صاحب لندن کے اچانک جسم کے دائیں حصہ پر تکلیف ہوگئی فوری طور پر ہسپتال میں معائنہ کرایا گیا مگر ڈاکٹروں کو کوئی بیماری نظر نہ آئی۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر دوائی بھجوائی گئی ہے جس سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے مکمل شفایابی کے لئے قارئین کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مضافات قادیان میں توسیع تبلیغ کیلئے مالی تعاون کی اپیل

از محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی فرمان کے مطابق مضافات قادیان میں بسنے ہوئے مسلمانوں میں مؤثر رنگ میں تبلیغ وتربیت کی مہم امارت مقامی قادیان کی زیر نگرانی گذشتہ سال میں شروع کی گئی تھی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے تعاون سے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت تبلیغی وتربیتی مساعی شروع کی گئیں احباب جماعت قادیان کے مخلص انصار و خدام نے اس میں دلی ذوق وشوق سے حصہ لیا اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں جاکر کام شروع کیا۔ شروع میں یہ حلقہ سولہ کلومیٹر ریڈیس میں تھا مگر جیسے جیسے کام تیز تر ہوتا گیا ہماری تبلیغی مساعی کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا اور اب تو یہ حلقہ پچاس ساٹھ کلومیٹر کے ریڈیس تک ممتد ہو چکا ہے۔

احباب کو خوبی علم ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ لوکل انجمن نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مالی تعاون حاصل کیا اور مقامی افراد نے بھی لوکل فنڈ میں حصہ لیا اور یہ کام چلتا رہا۔ ہمارے رب کریم نے خاص فضل فرمایا۔ اور حضور کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے جلسہ سالانہ تک پانصد سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہ دسمبر ۸۴ء تک کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر کام کی وسعت اور مقامی جماعت کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی تمام احمدیہ جماعتوں کے افراد کو اس کار خیر میں حصہ لینے کا اور اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

”فنڈ مہیا کریں ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ اس قدر فضل فرما رہا ہے وہ بھی ہو لگاکر شہیدوں میں داخل ہوں اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم آسمانی تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں مجھے امید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض سے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہو۔ کثاکت اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے“

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵؍۸۵ء لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قادیان کے مضافات میں تبلیغ کا ذکر نہایت اچھے انداز میں فرمایا۔ کہ جماعت قادیان کوشش کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو بار آور کر رہا ہے۔ اور بہت ... اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء/صدر صاحبان کو امارت مقامی قادیان کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ فنڈ نماسب میں ”مقامی تبلیغ“ کے نام سے ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے فرمان کے مطابق لگاکر شہیدوں میں شامل ہونے کے اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں اپنے فضل سے بہت برکت عطا فرمائے اور آپ کے ایمان و اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

ہر ایک شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا جو اپنے عزیز مال کو اس کی راہ میں خرچ کریگا!
(فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے جذبہ سے وقف کرکے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ اُمیدوار

☆ —— میٹرک پاس ہو اور خدمتِ دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
☆ —— سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
☆ —— قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
☆ —— اُردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو اُمیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کرکے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۴ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

مدرستہ الحفظ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حفاظ کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ وقفہ کے بعد اب پھر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی مدرستہ الحفظ جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے جذبہ سے وقف کرکے مدرستہ الحفظ میں داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ

☆ —— بچہ ہونہار اور ذہین ہو۔
☆ —— عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔
☆ —— قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

منتخب شدہ طالب علم کو دیگر مراعات کے علاوہ مبلغ -/۳۲ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

مدرستہ الحفظ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ خواہش مند احباب جلد توجہ فرمائیں اور نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں۔ پھر یہ داخلہ فارم پُر کرکے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے آخر جولائی ۱۹۸۴ء تک واپس نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرستہ الحفظ میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فرض ہے! (مینیجر بدر)

نیا مالی سال اور بقایا دار افراد کا فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال یکم مئی ۱۹۸۴ء سے شروع ہو چکا ہے اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے گذشتہ مالی سال میں وصولی متوقع بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں وصولی بقایا چندہ جات کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ نیز بقایا رقوم کو جماعتوں کے موجودہ مالی سال میں شامل کرکے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے احباب و جماعتیں جن کے ذمہ سال گذشتہ کے چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں اپنے مالی فرض کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرماویں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔"

نیز حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کیلئے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دیگا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گناہگار نہ بن جاؤ۔"

اُمید ہے کہ جملہ ایسے احباب اور عہدہ داران جماعت ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کی جلد ادائیگی کا انتظام کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے تا ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔ آمین

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ولادتیں

(۱):۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۷/۶/۸۴ دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی صحت و سلامتی خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مبلغ پانچ روپے بطور شکرانہ ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ محمد عبدالحق انسپکٹر وقف جدید قادیان

(۲):۔ خدا کے فضل سے عزیزم مبشر احمد سلمہٗ کو دوسری لڑکی عطا ہوئی ہے جو خاکسار کی پوتی اور مرحوم رشید احمد خان صاحب آف عادل آباد کی نواسی ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "فائزہ" تجویز فرمایا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ صالحہ و خادمہ دین بنائے اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

اسی خوشی میں عزیز مبشر احمد صاحب نے مبلغ -/۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ حضرت صاحب منڈا اسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی۔

وظائف امداد کُتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ میں مستقل طور پر ایک مد "وظائف امداد کُتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحبِ استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسبِ توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن قادیان میں بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کُتب تعلیمی" میں جمع کی جائے۔ اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

أفضل الذكر لا إله إلا الله
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
أليس الله بكاف عبده
MADE OF PURE GOLD & SILVER
— AND —
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.
PLEASE CONTACT :-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID 'AQSA, QADIAN-143516.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہل
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ
ٹیلیفون نمبر 23-5222 / 23-1652
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔
AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
32 - SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس - سکول بیگ - ائر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ ۔ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر :- ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ :- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز ۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر ۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل ۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر ۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE -2.

حیدرآباد میں
فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے ۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر :- ۴۲۹۱۶
ٹیلیگرام : "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بونز ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ ۔

(پتہ)

نمبر ۴/۴/۲۴۶ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AHR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!